اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

ایڈیٹر :- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۳۸۳

قیمت فی پرچہ ۱

قیمت سالانہ پیشگی ۶

نمبر ۳۴ | مورخہ ۲۵ / اکتوبر سنہ ۱۹۲۹ء | یوم جمعہ | مطابق ۲۱ / جمادی الاول سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے درد میں پہلے کی نسبت اور بھی افاقہ ہے۔ حضور نے کچھ چلنا پھرنا شروع کردیا ہے۔ گو زیادہ نہیں۔ امید قوی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے دو تین روز تک کلی صحت حاصل ہو جائے گی ✦

مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب تبلیغی دورہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں ✦

۲۰ / اکتوبر مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا اور ان کے ساتھ آنے والے سماٹری اصحاب کو طلبار مدرسہ احمدیہ نے ٹی پارٹی دی۔ اور ایڈریس پیش کیا۔ مفصل روئداد دوسری جگہ درج ہے ✦

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا کے اعزاز میں دعوت

طلباء مدرسہ احمدیہ کی طرف سے

۲۰ / اکتوبر بعد نماز عصر طلبار مدرسہ احمدیہ نے احمدیہ بورڈنگ ہوس میں مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل مبلغ سماٹرا کے اعزاز میں دعوت چاء دی۔ جس میں بہت سے بزرگان سلسلہ اور دوسرے اصحاب کو مدعو کیا گیا۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بوجہ علالت تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے چائے نوشی کے بعد جناب مفتی محمد صادق صاحب کی صدارت میں کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم خوانی کے بعد طلباء کی طرف سے ساتویں جماعت کے ایک طالب علم عبدالرحیم صاحب نے ایڈریس پڑھا جس میں مولوی صاحب کی دینی خدمات۔ ان کی قربانی۔ اور انکی کامیابی کا شاندار الفاظ میں ذکر کیا گیا۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی :-

مولوی رحمت علی صاحب کی تقریر

میں قادیان میں ہی پلا۔ قادیان میں ہی بڑا ہوا۔ اور اسی احمدیہ سکول میں پڑھتا رہا۔ اس کے بعد یہاں ہی کے ایک سکول میں اُستاد کی حیثیت سے کام کرتا رہا۔ اس کے بعد میری خوش قسمتی سے ایسا وقت آیا۔ کہ چند سال کے لئے خدمت دین کی خاطر مجھے یہاں سے جدا ہونا پڑا۔ مگر یہ جدا ہونا ایسا تھا۔ کہ جسم کے لحاظ سے تو میں جدا تھا لیکن یاد اور دُعاؤں کے لحاظ سے پاس ہی تھا ✦

مجھے وہاں

کامیابی ہوئی یا نہیں

اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ وہاں جس قدر احم

ہوئے ہیں۔ وُہ میری وجہ سے یا میری کسی کوشش سے نہیں ہوئے۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی دعاؤں اور توجہ کی برکت سے ہوئے ہیں۔ اگر حضورؑ کی دعائیں شامل حال نہ ہوتیں۔ تو وہاں احمدی بنانا تو الگ رہا۔ وہاں میرا ٹھیرنا بھی ناممکن تھا:۔

مدرسہ احمدیہ کا مجھ پر

بہت بڑا احسان

ہے۔ اس کی وجہ سے مجھے اس قابل سمجھا گیا۔ کہ مجھے دور دراز کے علاقہ میں خدمتِ دین کے لئے بھیجا گیا سماٹرا میں کوئی شہر ایسا نہ ہوگا۔ جہاں کے لوگ میرے نام سے واقف نہ ہوں۔ اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ میں نہ مصر سے پڑھ کر آیا۔ نہ مکہ سے۔ پہلا سوال جو مجھ سے کیا جاتا۔ وُہ یہ ہوتا۔ کہ کیا آپ حاجی ہیں؟ جب میں کہتا نہیں۔ تو بڑے تعجب سے پوچھتے۔ پھر یہ علم آپ نے کہاں سے سیکھا۔ اس پر میں انہیں بتاتا۔ کہ

مدرسہ احمدیہ

میں مَیں نے تعلیم پائی ہے۔ اس کا نصاب یہ ہے۔ اس طرح تعلیم دیجاتی ہے۔ ایسے قابل استاد ہیں۔ اس وجہ سے جو لوگ مجھے جانتے ہیں۔ وُہ ساتھ ہی مدرسہ احمدیہ کو بھی جانتے ہیں۔ میں نے خوشی کے وقت بھی اور مصیبت کے وقت بھی اس مدرسہ کو یاد رکھا۔ اس کی ترقی کے لئے دعائیں کیں۔ اس میں پڑھانے والے استادوں کے لئے دعائیں کیں۔ کہ ان کی وجہ سے مجھے علم حاصل ہُوا:۔

ایڈریس میں جو سکول جاری کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ بھی میں نے احمدیہ سکول کے نام سے کھولے ہیں اور اس خیال سے کھولے ہیں۔ کہ وہاں کے لڑکے یہاں آکر پانچویں چھٹی جماعت میں داخل ہوسکیں۔ مجھے کئی دوستوں نے کہا۔ کہ ان سکولوں کے نام اپنے نام پر رکھو۔ مگر میں نے ان کا نام مدرسہ احمدیہ ہی رکھا غرض میں نے جو بھی کام کیا۔ اس میں مدرسہ احمدیہ کو سامنے رکھا:۔

میں اپنے بزرگوں اور معزز احباب سے

درخواست

کرتا ہوں کہ سماٹرا میں اشاعت احمدیت کے لئے دعا کریں۔ میرے ساتھ جو اصحاب آئے ہیں۔ ان کی غرض یہ ہے۔ کہ احمدیت کا حقیقی نمونہ بن کر جائیں۔ اور دین کی خدمت کریں۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے:۔

مفتی صاحب کی تقریر

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد جناب مفتی محمدؐ صادق صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی:۔

اللہ تعالےٰ کے پاک انبیاء کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کے برکات ایسے وسیع اور خاص نشانات رکھتے ہیں۔ کہ جن کا ذکر ایک لذت اور سرور پیدا کر دیتا ہے۔

ایک بہت بڑا نشان

جس کا ذکر میں اس وقت کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ خدا کے پیارے بندوں سے تعلق پیدا کرکے مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔ میں کیا۔ اور میری ہستی کیا۔ بابا محمد حسن کیا۔ اور اس کی ہستی کیا؟ ہم دونوں ہم عمر ہیں۔ دونوں غریب گھروں میں پلے۔ بابا محمد حسن صاحب دس بارہ روپیہ کی ملازمت کیا کرتے تھے۔ اور میرے والد صاحب بارہ روپیہ تنخواہ پر مدرسی کا کام کیا کرتے تھے۔ غرض ہم غریب والدین کے غریب بچے تھے کوئی علم نہ رکھتے تھے۔ کوئی خوبی نہ تھی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ خدا تعالےٰ نے غریبوں کو بڑا۔ جاہلوں کو عالم اور بےکسوں کو طاقتور بنا دیا:۔

مولوی رحمت علی صاحب نے جو کام کیا ہے۔ وُہ

بہت بڑا کام

ہے۔ اتنی دُور جانا۔ تبلیغ کرنا۔ اور پھر لوگوں کے دلوں میں قبولیت پیدا کرنا۔ اور ایسی قبولیت پیدا کرنا کہ ان کے ساتھ معززین کی ایک پارٹی کا آنا معمولی بات نہیں۔ یہ صاحب جو

سماٹرا کی جماعت احمدیہ کے پریزیڈنٹ

ہیں۔ یہ ابھی مجھ سے ذکر کر رہے تھے۔ کہ میں اس لئے آیا ہوں۔ کہ یہاں کے حالات کا مطالعہ کرکے تبلیغی کام کے طریق کو دیکھ کر ایسے نتائج اخذ کروں۔ اور اتنی طاقت پیدا کرلوں۔ کہ سارے سماٹرا کو احمدی بنا لوں۔ کیا جوش کیا محبت اور کیا اخلاص ہے۔ یہ محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی وجہ سے ہے جب امریکہ میں تھا۔ تو

ایک ترک

میرے پاس آئے۔ وُہ ان ترکی یتیموں اور بیواؤں کے لئے چندہ جمع کرنا چاہتے تھے۔ جو یونانیوں اور ترکوں کی جنگ کے زخم رسیدہ تھے۔ انہیں لوگوں نے مشورہ دیا۔ کہ میرے پاس جائیں۔ ان کے ذریعہ چندہ جمع ہوسکے گا۔ اس لئے وُہ میرے پاس آئے۔ اور مسجد اور تبلیغی کاروبار کو دیکھکر بہت خوش ہوئے۔ میری تحریک پر ان کے لئے چندہ بھی ہوگیا۔ ایک دن وُہ مجھے کہنے لگے۔ میں آپ کا کام دیکھتا ہوں۔ تو حیران رہ جاتا ہوں۔ لیکن جب یہ سنتا ہوں۔ کہ آپ قادیانی ہیں۔ تو بہت تعجب ہوتا ہے۔ قادیانی تو بہت بُرے لوگ ہوتے ہیں۔ آپ کیوں قادیانی ہوگئے۔ میں نے کہا۔ آپ ترک ہیں۔ اور ترک ایک ملک کے بادشاہ ہیں۔ لیکن یورپ اور امریکہ کے مشن ترکوں کو عیسائی بنانے جاتے ہیں۔ کیا ترکوں کو بھی یہ توفیق ملی۔ کہ عیسائی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کریں۔ اس نے کہا۔ نہیں ہم نے کسی ملک میں تبلیغ نہیں کی۔ میں نے کہا۔ پھر سوچو۔ وُہ کیا طاقت ہے جس نے مجھے انڈیا سے اٹھا کر امریکہ میں لا ڈالا۔ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی برکت ہے:۔

ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں روزانہ نشان دیکھتے تھے۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں سے چلے گئے (رقت سے آواز رُک گئی) مگر ہم اب بھی نشان دیکھتے رہتے ہیں۔ کیا یہ نشان نہیں؟ آپ کو وحی میں بتایا گیا تھا۔ کہ لوگ دُور دُور سے تیرے پاس آئیں گے۔ آج

سماٹرا سے پانچ نفوس

محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاطر آئے ہیں۔ پھر اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت کا بھی نشان ہے۔ وُہ جو کہتے تھے۔ خلیفہ کی ضرورت نہیں کیا وُہ ایسا انسان۔ ایسی قبولیت اور ایسی برکت دکھا سکتے ہیں۔ پس یہ نشان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی صداقت

کا۔ سلسلہ کی صداقت کا۔ اور ہم سب کی صداقت کا۔ کہ ہم ایسی راہ پر چل رہے ہیں۔ جو سیدھی اور سچی اور نبیوں اور اولیاء سے ملانے والی ہے۔ اور ہمارے مدرسہ میں جو طالب علم داخل ہیں۔ وُہ خدا کے فضل سے نہ اپنی کسی قابلیت سے

شہرت کے آسمان کے ستارے

بننے والے ہیں:۔

آخر میں مَیں دعا کرتا ہوں۔ اور بابا محمد حسن صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ ان کے بچے کو خدمت دین کی توفیق ملی:۔

اس کے بعد دعا پر جلسہ ختم کیا گیا:۔

سِکھوں کی تازہ شرارت

گذشتہ پرچہ میں ہم یہ خبر شایع کر چکے ہیں۔ کہ مذبح قادیان کے گرانے کے جرم میں جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں بغیر فردجرم لگائے مجسٹریٹ نے رہا کر دیا ہے۔ اس علاقہ کے سکھوں اور ہندوؤں پر یہ اثر پڑا ہے۔ کہ وہ شرارت اور فساد میں پہلے سے بھی زیادہ شوریدہ سری دکھانے لگ گئے ہیں۔ انہوں نے یہ رویہ اختیار کرلیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو خواہ مخواہ تکالیف پہنچا کر اور اشتعال دلا کر ایک عام فتنہ پیدا کر دیں۔ چنانچہ کل ۲۱۔ اکتوبر کو ایک [illegible] گاؤں کھارا کے ایک احمدی کے کھیت میں اس کی موجودگی میں سکھوں نے اپنے مویشی چھوڑ دیئے۔ اور جب وُہ ان میں مزاحم ہُوا۔ تو چند سکھوں نے اس پر حملہ کرکے اسے سخت زخمی کیا۔ اور اُسی وقت گرد و نواح کے دیہات کے بہت سے سکھ جو غالباً آس پاس کے کھیتوں میں اسی غرض کے لئے چھپے بیٹھے تھے۔ جمع ہو کر حملہ آور ہو گئے۔ جب اس کی اطلاع قادیان میں پہونچی۔ تو فوراً مقامی پولیس کو اطلاع دی گئی۔ اور قادیان اور بعض دوسرے دیہات کے مسلمانوں کی ایک خاصی تعداد جائے وقوع پر پہونچ گئی۔ اس وقت سکھوں کی تعداد میں بھی بہت اضافہ ہوچکا تھا۔ اور آس پاس کے دیہات کے سکھ لاٹھیوں اور برچھیوں اور کلہاڑیوں وغیرہ سے مسلح ہو کر لڑنے کے لئے تیار کھڑے تھے۔ پولیس بھی اس وقت پہنچ گئی۔ چونکہ سکھ لوگ ایک مسلمان کو سخت زخمی کر چکے تھے۔ اور اشتعال انگیز حرکات کر رہے تھے۔ اس لئے قریب تھا۔ کہ مٹھ بھیڑ ہو جاتی۔ مگر مسلمان ذمہ وار اصحاب نے بیچ بچاؤ کرکے فساد کو روک دیا۔ اور بات اس حد تک نہ پہنچنے پائی۔ جو سکھوں کی شرارت کی مقتضی تھی۔ اور جس کا وُہ تہیہ کئے ہوئے تھے:۔

اس طرح یہ موقعہ تو ٹل گیا۔ لیکن سکھوں اور ہندوؤں کی شوریدہ سری اور فتنہ انگیزی اگر اسی طرح جاری رہی تو ہر وقت اس حالت کے پیدا ہو جانے کا احتمال ہے جس کی ذمہ واری یقیناً مسلمانوں پر نہ ہوگی۔ مگر ایک زندہ [illegible] قوم کی طرح مسلمان اپنی عزت اور جان و مال کی حفاظت کے لئے کوئی جائز ذریعہ استعمال کرنے سے دریغ بھی نہیں کر [illegible]

م معلوم ہوا ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ ایک مسلمان سخت زخمی ہوا ہے۔ ابھی تک پولیس کی طرف سے کوئی گرفتاری عمل [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ / اکتوبر سنہ ۱۹۲۹ء | جلد ۱۷

مذبح قادیان کے فیصلہ میں دیر کیوں کی جارہی ہے

دیانندیوں کی شرارتوں میں اضافہ

فیصلہ مذبح میں تعویق

مذبح قادیان کے متعلق آخری بار کمشنر صاحب حلقہ لاہور نے ۱۷ ستمبر فریقین کے وکلاء کی بحث سُنی تھی۔ جس پر ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن تاحال اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں سنایا گیا۔ اور نہ ہی ابھی تک فیصلہ سنانے کے لئے کوئی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس طرح گویا کسی نامعلوم وقت تک اس معاملہ کو معرض تعویق میں ڈال دیا گیا ہے۔ حالانکہ معاملہ کی اہمیت سکھوں اور ہندوؤں کی شوریدہ سری اور قانون شکنی اور اس کے بعد دیانندی اخبارات اور ان کے مہابیر دل وغیرہ کی اشتعال انگیزیوں کا تقاضا یہ تھا۔ کہ جلد سے جلد اس قضیہ کا فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور معاملہ کو کھٹائی میں ڈال کر قانون کی بے حرمتی کرنیوالوں اور مسلمانوں کے ایک جائز حق سے انہیں زبردستی محروم کرنے والوں کو یہ خیال کر لینے کا موقعہ نہ دیا جاتا۔ کہ جو بات ان کے منشا کے خلاف ہو۔ اس سے دوسروں کو زبردستی روک سکتے۔ اور ذمہ دار حکام اور قانون کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے من مانی کارروائیاں کر سکتے ہیں لیکن نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کی جارہی۔

سکھوں کی طرف سے مسلمانوں کو تکالیف

اس معاملہ کو غیر معین وقت تک التوا میں ڈال دینے کی وجہ سے جہاں قانون شکن لوگوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ اور ان کی طرف سے مشہور کیا جارہا ہے۔ کہ قیام مذبح کے لئے قطعاً اجازت نہیں ملے گی۔ وہاں مسلمانوں کے متعلق ان کا رویہ بہت زیادہ تکلیف دہ ہوگیا ہے۔ وہ دیہات جہاں سکھوں کی آبادی زیادہ ہے۔ اور مسلمان ہمیشہ در قلیل تعداد میں رہتے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کو بے حد تنگ کیا جارہا ہے۔ اور اگر کوئی احمدی ان دیہات میں جائے۔ تو اُسے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چند ایک مقامات کے متعلق تو اس قسم کی اطلاعات پولیس کو بھی پہنچائی گئی ہیں۔ جہاں مسلمانوں کو مارا پیٹا گیا۔

دیانندی اخبارات کی اشتعال انگیزیاں

ایک طرف تو ہندوؤں کی تحریک سے جاہل سکھوں کا یہ رویہ روز بروز زیادہ شدت اختیار کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف دیانندی اخبارات نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ ہماری ہر بات کی مخالفت کرنے اور اسے غلط بیانی اور دروغ گوئی سے ملوث کرنے کے علاوہ غیر شریفانہ اور ناپاک انداز میں پیش کر کے ہندوؤں اور سکھوں کو اشتعال دلانے کا انہیں حق حاصل ہوگیا ہے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے کشمیر سے تشریف لانے کے بعد مذبح کے متعلق جو چند تقریریں فرمائی ہیں۔ اور جو الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ انہیں آڑ بنا کر نہایت غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے نہ صرف گورنمنٹ سے واویلا کیا گیا ہے۔ بلکہ حضور کے متعلق بھی نہایت ناپاک اور خلاف تہذیب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کی بے حد دل آزاری کی جارہی ہے جماعت احمدیہ اپنے امام اور خلیفہ سے جو اخلاص اور عقیدت رکھتی ہے اس کے لحاظ سے دیانندیوں کی یہ روش قطعاً ناقابل برداشت ہے۔ اور اگر انہوں نے اس کی اصلاح نہ کی۔ تو ہمیں مجبوراً اینٹ کا جواب پتھر سے دینا پڑے گا۔ اس وقت تک جو ہم خاموش ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہمیں دیانندیوں کی شرارتوں اور دل آزاریوں کا احساس نہیں۔ یا ہم انہیں ترکی بہ ترکی جواب نہیں دے سکتے۔ ایک ایک ناپاک اور خلاف تہذیب لفظ جو وہ ہمارے پیارے اور دنیا کی ہر چیز سے عزیز امام کے خلاف لکھ رہے ہیں ہمارے دل و جگر میں زہر آلود تیر سے زیادہ سختی کے ساتھ پیوست ہوتا ہے۔ اور ہمیں خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے یہ توفیق بخشی ہے۔ کہ ہم دیانندیوں کے لئے اس سے کہیں زیادہ سامان جراحت مہیا کر دیں۔ مگر ہم اپنی طرف سے کوئی ایسا فعل کرنے سے دریغ کر رہے ہیں۔ جو ملک کے امن وامان کے لئے مضر ہو۔ اور حکام کی پریشانی کا باعث ہو۔ لیکن اگر دیانندیوں نے اسے ہماری کمزوری پر محمول کر کے اپنی شرارتوں کو جاری رکھا۔ اور ہماری دل آزاری سے باز نہ آئے تو ہمیں بھی اندفاع کے لئے مجبور ہونا پڑے گا۔ اور جو نتیجہ رونما ہوگا اس کی ساری ذمہ داری انہی پر ہوگی۔

دیانندیوں کے امن شکن حوصلے

لیکن جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔ دیانندیوں کو اس فتنہ انگیزی کی جرأت محض اس لئے ہو رہی ہے۔ کہ اس وقت مذبح کے معاملہ میں جو قانون شکن رویہ انہوں نے سکھوں کو ساتھ ملا کر اختیار کیا۔ اور اس کے مقابلہ میں حکام نے جو رنگ اختیار کیا ہے اس سے ان کے بے جا حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ اور جوں جوں اس قضیہ کے تصفیہ میں دیر ہو رہی ہے۔ وہ اسے اپنی کامیابی سمجھ کر زیادہ سے زیادہ نامعقولیت پر اتر رہے ہیں۔ اور کیوں نہ موجودہ حالت کو وہ اپنی کامیابی قرار دیں۔ مسلمانوں نے ذمہ وار حاکم اعلےٰ کے ذریعہ اپنا ایک مسلمہ حق حاصل کیا تھا۔ جسے انہوں نے قانون شکنی کے ذریعہ روک دیا۔ مگر اعلےٰ حکام تاحال نہ تو مسلمانوں کو ان کا حق دے سکے اور نہ ملک معظم کی حکومت کے قانون کا احترام بحال کر سکے۔

دیانندیوں کے بے جا مطالبات

اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ دیانندی ایک طرف تو حضرت امام جماعت احمدیہ کے خلاف درشت کلامی پر اتر آئے ہیں۔ اور دوسری طرف ایسے ایسے مطالبات کر رہے ہیں۔ جن سے صریح طور پر ان کی سینہ زوری کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ دیانندیوں نے حال ہی میں گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ قادیان میں ایک شخص جو گائے کے کباب فروخت کرتا ہے۔ اسے نہ صرف روک دیا جائے۔ بلکہ سزا دی جائے۔ حالانکہ گائے کے کباب فروخت کرنا سارے ہندوستان میں کسی جگہ بھی منع نہیں۔ اور نہ اس بارے میں حکام کی طرف سے کسی قسم کی پابندی ہے۔ پھر وہ شخص اب کباب فروخت نہیں کرنے لگا۔ بلکہ مذبح کے قائم ہونے سے پہلے بھی یہی کام کرتا تھا۔

اسی طرح دیانندی اخبارات میں بذریعہ تار یہ اعلان کرایا گیا ہے۔ کہ احمدیوں نے عام رستہ بند کر دیا ہے۔ اور لوگوں کو گذرنے نہیں دیا جاتا۔ حالانکہ نہ کوئی عام رستہ بند کیا گیا۔ اور نہ کسی کو روکا گیا۔ اس بیہودہ سرائی سے مقصود یہ ہے۔ کہ ہمارے جو پرائیویٹ رستے ہیں انہیں "عام رستے" کیوں نہیں بنا دیا جاتا۔ مگر ایسی باتوں میں حکام نہ دخل دے سکتے ہیں۔ اور نہ انہیں دخل دینے کا کوئی حق حاصل ہے۔ یہ بات دیانندی بھی خوب اچھی طرح جانتے ہیں لیکن باوجود اس کے وہ اس قسم کے مطالبات کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ مذبح کو گرا کر انہوں نے حکام پر کافی سے زیادہ رُعب قائم کر دیا۔ اور اپنی طاقت اور قوت کی اتنی نمائش کر دی ہے۔ کہ اب جو چاہیں۔ منوا سکتے ہیں۔

مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت حالت

صاف ظاہر ہے۔ ایسی حالت مسلمانوں کے لئے قطعاً ناقابل برداشت ہے۔ اور قیام امن کے لئے نہایت مضر۔ جس کا خاتمہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ کمشنر صاحب جلد سے جلد عدل و انصاف اور رعایا کے مسلمہ حقوق پیش نظر رکھ کر فیصلہ فرما دیں۔ تاکہ فتنہ انگیزوں اور مفسدوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ قانون شکنی کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیجا سکتی۔ خواہ وہ دیہاتوں کے جاہل سکھوں کی طرف سے ہو اور خواہ پڑھے لکھے دیانندیوں کی انگیخت سے کی جائے۔

مذبح کو گرانے کے الزام میں جو سکھ گرفتار تھے۔ اور جن کے مقدمہ کی سماعت ایک سپیشل مجسٹریٹ کر رہا تھا۔ حال ہی میں انہیں رہا کر دیا گیا ہے۔ اس سے مسلمانوں کے لحاظ سے حالات کی نزاکت پر اور بھی بد اثر پڑا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے مذبح گرایا تھا۔ وہ اور بھی زیادہ دلیر ہو رہے ہیں۔ پس مسلمانوں کے حقوق اور حالات کا تقاضا یہ ہے کہ جلد سے جلد مذبح کا فیصلہ کیا جائے۔ اور مسلمانوں کا حق شوریدہ سروں کے ذریعہ پامال نہ ہونے دیا جائے۔

مذبح گرانے کے ملزموں کی رہائی اور پولیس کی کوتاہی

پولیس کے انچارج کی ناقابلیت کا ثبوت ایک دفعہ تو اس وقت ملا تھا۔ جبکہ اس کی آنکھوں کے سامنے قادیان کا مذبح گرا دیا گیا اور وہ منہ دیکھتا رہ گیا۔ اور ایک دفعہ اب ملا ہے۔ جب سپیشل مجسٹریٹ نے ان تمام کے تمام لوگوں کو رہا کر دیا ہے جنہیں انہدام مذبح کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا۔

اس میں تو کوئی کلام ہی نہیں۔ کہ مذبح گرایا گیا۔ اور گرایا بھی روز روشن میں ایک پولیس افسر کے سامنے گیا۔ پھر کتنی بڑی غفلت اور کوتاہی ہے۔ کہ سینکڑوں آدمیوں کے مجمع میں سے کسی ایک کے مجرم ہونے کا ثبوت بھی پولیس مہیا نہ کر سکی۔ اور جنہیں گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں مجسٹریٹ نے عدم ثبوت کی بنا پر رہا کر دیا۔ ہم اس کے متعلق مفصل طور پر اظہار خیالات آئندہ کرینگے۔ اور بتائیں گے۔ کہ اتنے اہم معاملہ میں پولیس نے کس قدر کوتاہی سے کام لیا۔ اور یہ اس کے لئے ایسا داغ ہے۔ جو کبھی دھل نہیں سکے گا۔

ہندو اور کواپریٹو سوسائٹیز

چونکہ کواپریٹو سوسائٹیز کی تحریک کے متعلق یہ سمجھا گیا ہے۔ کہ یہ مسلمان مقروضوں کو ہندو ساہوکاروں کے آہنی پنجہ سے چھڑانے میں بہت ممد ہو رہی ہیں۔ اسلئے ہندو آئے دن اسے ناکام بنانے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ سرگودھا میں منعقد ہونے والی دوکانداروں کی کانفرنس میں یہ تجویز سیکرٹری ہندو مہاسبھا کی طرف سے پیش کی جا رہی ہے۔

”چونکہ ایکٹ انتقال اراضی اور ساہوکارہ بل وغیرہ کی وجہ سے ہندوؤں کے لئے روزگار کا دروازہ بند ہو رہا ہے۔ اس لئے ہندوؤں کو اپنا ایک انڈسٹریل بنک قائم کرنا چاہئے۔ ہندوؤں کا جتنا روپیہ کواپریٹو بنکوں میں جمع ہے۔ اس کو وہاں سے نکال لینا چاہئے“ (ملاپ ۱۰ اکتوبر)

اپنی ترقی کے لئے کوشش کرنا ہر ایک قوم کا حق ہے۔ جسے کوئی عقلمند قابل اعتراض نہیں ٹھہرا سکتا۔ لیکن فرقہ وارانہ تحریکات کو اس لئے فروغ دینے کی کوشش کرنا کہ دوسری رفاہ عام کی تحریکوں کو ان کے ذریعہ نقصان پہنچایا جائے۔ نہایت ہی نامناسب اور غیر موزوں فعل ہے۔ مگر بعض مرنجان مرنج لوگوں کو چھوڑ کر ہندوؤں کا سارا زور اس بات پر صرف ہو رہا ہے۔ کہ ہر وہ فعل کیا جائے جس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچے۔ یا وہ کسی فائدہ سے محروم ہو جائیں جن لوگوں کی یہ ذہنیت ہو۔ ان سے کسی بھلائی کی توقع رکھنا یا کسی رنگ میں اعتماد کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ اور مسلمان جس قدر جلدی اس غلطی کی اصلاح کر لیں۔ اتنا ہی کم نقصان اٹھائینگے۔ ہندوؤں کی کوشش یہ ہے۔ مسلمان جو ایک لمبے عرصہ سے انکے پنجہ میں گرفتار ہیں۔ انکے نکلنے کی کوئی صورت پیدا نہ ہو۔ اب یہ مسلمانوں کو فیصلہ کرنا ہے۔ کہ ہندوؤں کا دست نگر بن کر رہنا ان کے لئے عزت افزائی ہے۔ یا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا۔

کابل کے موجودہ حکمران کا کارنامہ

شاہ نادر خان نے جس بے سرو سامانی اور مخدوش صحت کی حالت میں کابل فتح کیا ہے۔ وہ ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے جس سے نہ صرف ان کی شجاعت اور بہادری کا ثبوت ملتا ہے۔ بلکہ انہیں ایک بہت بڑا مدبر منتظم اور صاحب عزم انسان بھی ثابت کرتا ہے۔ اور وہ لوگ جو افغانستان کے ساتھ محبت اور ہمدردی رکھتے ہیں۔ ان کا فرض ہونا چاہئے۔ کہ ایسے انسان کے ہاتھ میں کابل کی عنان حکومت دیکھکر خوش ہوں۔ اور جس قدر بھی مالی اور اخلاقی طور پر امداد دے سکتے ہیں۔ دیں۔ تاکہ کابل کی مشکلات اور بربادیوں کا جلد سے جلد خاتمہ ہو۔ اور ایک اسلامی حکومت اندرونی فتنہ و فساد کی تباہ کن دلدل سے نکل کر انتظام ملک میں مصروف ہو سکے۔

ایسی حالت میں جبکہ شاہ نادر خان کی حکومت ابھی ابھی قائم ہوئی ہے۔ اور ملک ایک عرصہ سے بے انتظامی اور لڑائی جھگڑوں میں مبتلا چلا آ رہا ہے۔ مختلف علاقوں میں ابھی مخالف طاقتیں موجود ہیں۔ حتیٰ کہ بچہ سقہ کے متعلق بھی یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ وہ دوبارہ حملہ آور ہونے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ ایسا رنگ اختیار کرنا جس سے شاہ نادر خان کے رعب و وقار میں فرق آنے کا اندیشہ ہو۔ یا ان کی ذات کے متعلق بے دلی اور بے تعلقی پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔ نہایت ہی مضر اور نقصان رساں ہے۔ اس سے کابل کی مشکلات میں کمی تو کیا ہونی ہے۔ ان میں اور زیادہ اضافہ ہو جانے اور بدامنی کے زیادہ طول پکڑنے کا احتمال ہے۔ اس لئے قطعاً یہ راہ اختیار نہیں کرنی چاہئے۔

خوشی کی بات ہے۔ کہ عام طور پر مسلمانان ہند نے اس بات کو اچھی طرح محسوس کر لیا ہے۔ اور وہ ہر طرح شاہ نادر خان کی تائید اور حمایت کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بافسوس کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض حلقوں سے اس قسم کی آوازیں بھی اٹھائی جا رہی ہیں۔ جو مصلحت اور دور اندیشی کے قطعاً خلاف ہیں۔ اور ”زمیندار“ سب سے بڑھکر انکی اشاعت کا فرض ادا کر رہا ہے کبھی تو یہ کہا جاتا ہے کہ تخت و تاج کا حقیقی مالک امان اللہ خان ہے۔ اس کی زندگی میں کوئی اور بادشاہ نہیں ہونا چاہئے۔ کبھی لکھا جاتا ہے۔ نادر خان کا خاندان شاہی خاندان نہیں ہے۔ اس لئے ان کی حکومت دیرپا نہ ہوگی۔ کبھی یہ سنایا جاتا ہے۔ کہ سارا ملک امان اللہ خان کو واپس بلانے کے لئے بے تاب ہو رہا ہے۔ اس کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

اس قسم کی سب باتیں شاہ نادر خان کے لئے اتنی مضر نہیں جتنی خود کابل کے لئے مضر ہو سکتی ہیں۔ نادر خان تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر فرانس جا بیٹھے تھے۔ ان کے لئے پھر اسی قسم کی زندگی اختیار کر لینا کوئی مشکل نہیں۔ لیکن بحالات موجودہ کابل پر حکمرانی کرنے والا کون ہے۔ بحالیکہ بچہ سقہ اب بھی کابل میں ہی موجود ہے۔ پس ایسی باتوں سے قطعاً پرہیز کرنا چاہئے۔ جو کابل میں قیام امن کی کوششوں کو برباد کرنے والی ہوں کیونکہ دور اندیشی اور عقلمندی کا تقاضا یہی ہے۔

سکھوں کی دھمکی کے مقابلہ میں ہندوؤں کی حالت

پچھلے دنوں ”اکالی“ نے جب مسلمانوں کو خون کی ندیاں بہا دینے کی دھمکی دی۔ تو ہندو اخبارات نے بڑی خوشیاں منائیں۔ اور سکھوں کی بہادری اور دلیری کا خوف دلاتے ہوئے مسلمانوں کو یہ ہمدردانہ مشورہ دیا۔ کہ وہ سکھوں کا ۳۰ فیصدی کا مطالبہ فوراً منظور کر لیں۔ اگر یہ اخبار مسلمانوں کی عداوت اور دشمنی میں اندھے نہ ہو چکے ہوتے۔ تو انہیں معلوم ہو سکتا۔ کہ جو قوم دھمکیوں کے ذریعہ اپنے مطالبات منوانا چاہتی ہے۔ وہ اگر آج ایک قوم کو دھمکی دے سکتی ہے۔ تو کل دوسری کو بھی اسی طرح مرعوب کرنے کی کوشش کر سکتی ہے۔ آج اگر سکھ مسلمانوں کو اس طریق سے مخاطب کر رہے ہیں۔ تو کل ہندوؤں کی بھی باری آ سکتی ہے۔ اس لئے اس پہلو سے ان کی حوصلہ افزائی کرنا اپنے رستہ میں آپ کانٹے بکھیرنا ہے۔ مگر اس طرف سے انہوں نے بالکل آنکھیں بند کر کے سکھوں کی خوب پیٹھ ٹھونکی جس کا خمیازہ انہیں جلدی ہی بھگتنا پڑا۔

سردار کھڑک سنگھ صاحب نے جو سکھوں میں بہت بڑی پوزیشن رکھتے ہیں۔ اور سکھ انہیں خاص عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ڈسکہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

”اکالی گورنمنٹ جیسی زبردست طاقت کو کئی بار شکست دے چکے ہیں۔ تو ہندوؤں کی کیا جرأت ہے۔ کہ وہ اکالیوں کا مقابلہ کریں“ (زمیندار ۱۲ اکتوبر)

ہم اس دھمکی کو بھی اسی طرح ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جس طرح اکالی کی دھمکی کو دیکھا تھا۔ لیکن ہندو اس بارے میں اس طرح دم بخود ہیں۔ کہ گویا ان کے متعلق کچھ کہا ہی نہیں گیا۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے۔ کہ ہندو جیتے جی اکالیوں کے مطالبات پورے کر دیں گے۔ بلکہ بات یہ ہے۔ کہ ہندو ڈر اور خوف کے موقعہ کو گذارنے اور اپنا مطلب نکالنے کے لئے سب کچھ برداشت کر لیتے ہیں۔ اور اس موقعہ پر بھی انہوں نے اسی آزمودہ ہتھیار سے کام لیا ہے۔

بھائی کی بہن سے شادی

دیانندی اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ مسلمان قریبی رشتہ داروں میں شادی کر لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ فخر اسلام کو ہی حاصل ہے۔ کہ اس نے ان قریبی عورتوں کے رشتے جن سے شادی [illegible] کی ممانعت کر دی ہے۔ جن سے شادی کے مضر نتائج نکل سکتے ہیں۔ لیکن ویدوں میں اس کے متعلق کوئی پابندی نہیں یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ مسلمانوں پر اعتراض کرنے [illegible] بیٹی کی شادی کر دینے میں بھی حرج نہیں سمجھے [illegible] کہتا ہے (۱۳ اکتوبر)

[illegible]

پریوی کونسل سے علم دین کی اپیل خارج

بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے خلاف بدزبانی اور بے ہودہ گوئی کا پلندہ شایع کرنے والے راجپال کے قتل کے الزام میں جو نوعمر لڑکا علم الدین گرفتار کیا گیا تھا۔ اور جسے سشن جج نے پھانسی کی سزا دی تھی۔ اور ہائی کورٹ نے بھی یہ سزا بحال رکھی تھی۔ اس کے متعلق اس کے غریب اور مفلوک الحال والد نے ہزاروں روپے خرچ کرکے پریوی کونسل میں اپیل دائر کی تھی جس کے متعلق یہ معلوم ہو کر بہت افسوس ہوا۔ کہ خارج ہو گئی۔ اور اس نوجوان کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا۔

اعلےٰ سے اعلےٰ دنیوی عدالت نے علم دین کو راجپال کا قاتل قرار دے دیا۔ اگر اس فیصلہ کو غلطی سے مبرا بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تو بھی اعلےٰ عدالتوں کو چاہیئے تھا۔ کہ راجپال کی فتنہ پرور اور اشتعال انگیز شخصیت اور ملزم کی کم عمری کو اس واقعہ سے جو گہرا تعلق تھا۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے انتہائی سزا نہ دی جاتی۔ راجپال پر حملہ کرنے کے جرم میں دو شخص پہلے لمبی قید کی سزا پا چکے تھے۔ اس کے باوجود راجپال پر حملہ ہونا اس بات کا ثبوت تھا۔ کہ اس نے مسلمانوں کے جذبات کو بہت بری طرح مجروح کیا تھا۔ اور ایک نوعمر لڑکے کا اس وجہ سے آپے میں نہ رہنا ایک حد تک معذوری میں داخل ہو سکتا تھا۔ لیکن آہ۔ جو کچھ ہونا تھا۔ ہو گیا۔ اور ایک نوعمر لڑکا راجپال کی بدزبانی کی بھینٹ چڑھ گیا۔

دیانندی اخبار حسب معمول فاتحانہ انداز میں اس کا ذکر کر رہے اور مسلمانوں کو للکار رہے ہیں۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ اس کی ساری ذمہ واری دیانندیوں پر ہی عائد ہوتی ہے۔

مسلمانوں کو چاہیئے۔ نوجوانوں کی تربیت اس رنگ میں کریں۔ کہ وہ خواہ مخواہ اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ بلکہ اسلام نے صبر و تحمل کی جو تعلیم دی ہے۔ اس پر کاربند ہوتے ہوئے اسلامی غیرت اور حمیت کا ثبوت دیں۔

دیانندیوں کے رشی نمبر

دیانندی اخبار جو پنڈت دیانند کی یادگار میں خاص پرچے شایع کرتے ہیں۔ ان میں ایک عرصہ تک اچھے اچھے مسلمان اہل قلم بھی مضامین لکھا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ہمارے غیر مبایع دوستوں کے "اہل الرائے" میں سے بعض ان پرچوں میں دیانند جی کی تعریف و توصیف میں مضامین شایع کرانا اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ حالانکہ پنڈت دیانند وہ انسان ہے۔ جس نے نہ صرف اپنے پیچھے آریوں کی سی فتنہ انگیز پارٹی، "ستیارتھ پرکاش" کی سی دلآزار پوتھی چھوڑی ہے۔ بلکہ خود بھی اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نہایت بدگو دشمن تھا۔ لیکن "پرکاش" نے اپنے سال حال کے "رشی انک" کے مضامین نگاروں کی جو فہرست شایع کی ہے۔ اس میں کسی ایک بھی مسلمان کا نام نہ دیکھکر ہمیں اس بات سے خوشی ہوئی۔ کہ مسلمان آریوں کی حقیقت اور ان کی دل آزاریوں سے خوب واقف ہو چکے ہیں۔ اور اب دیانند جی کی بے جا ثناخوانی کے مجرم نہیں بننا چاہتے۔

اشارات

کابل کے آلہ لاسلکی نے کابل کے جدید حکمران شاہ نادر خان کے عہد میں سب سے پہلا جو "پیغام" ہندوستان میں پہونچایا۔ اس نے اس طرز مکتوب نویسی کی یاد تازہ کر دی۔ جس کے مٹانے میں موجودہ تعلیم و تہذیب نہایت بے رحمی سے کام لے رہی ہے۔ اور اب اس کی جھلک شاذ و نادر ہی کہیں دیکھنے میں آتی ہے۔

اس طرز میں جو خطوط لکھے جاتے۔ ان میں "خیریت" کا لفظ موقعہ اور محل کا لحاظ کئے بغیر نہایت "بدحواسی" سے استعمال کیا جاتا۔ مثلاً لکھا جاتا "یہاں سب طرح سے "خیریت" ہے۔ آپ کی "خیریت" درگاہ الٰہی سے مطلوب ہے۔ صورت حال یہ ہے۔ کہ آپ کی لڑکی فوت ہو گئی ہے۔ باقی خیریت ہے۔ آپ کی والدہ صاحبہ جاں بلب ہیں۔ اور ہر طرح "خیریت" ہے۔ آپ کا لڑکا بھی سخت بیمار ہے"۔

غرض یہ اور اسی قسم کے دیگر جانکاہ اور روح فرسا حادثات کا ذکر کرتے ہوئے "خیریت" کا لفظ ضرور ساتھ استعمال کیا جاتا۔ اور اس طرح مکتوب الیہ کو تسلی دی جاتی۔ یا اپنی بدحواسی ظاہر کی جاتی۔

بعینہٖ یہی رنگ کابل کے آلہ لاسلکی کے "پیغام" میں اختیار کیا گیا۔ جو دنیا کو ان الفاظ میں پہنچایا گیا۔ کہ:-

"الحمد للہ ہر طرح سے خیریت ہے۔ کابل فتح ہو گیا" (زمیندار ۱۹ اکتوبر)

"زمیندار" نے اس "پیغام" کو جلی حروف میں شایع کرکے اپنے ناظرین کو "ہر طرح سے خیریت ہے" کی اطلاع پہونچائی۔ کیونکہ اگر بچہ سقہ جیسے بے حد جابر۔ لٹیرا اور ڈاکو بتایا جاتا تھا۔ اس کے قبضہ سے کابل کے نکلنے پر بھی "ہر طرح سے خیریت" نہ ہوتی تو پھر کب ہوتی۔

البتہ اس "ہر طرح سے خیریت" کا مطلب سمجھنے سے وہ لوگ یقیناً قاصر رہیں گے۔ جو روزانہ اس قسم کی خبریں پڑھتے اور سنتے ہیں کہ "بچہ سقہ کی فوج کو جلال آباد میں بہت سے مقامات پر شکست ہوئی ہے۔ اور اس کی یہ فوج تباہ ہو گئی ہے"

"جس وقت کابل پر جنرل شاہ ولی خان کے لشکر کا قبضہ ہو گیا۔ تو نادر خان کے آدمیوں نے سب سے پہلا کام یہ کیا۔ کہ کابل کے خزانہ عجائب گھر۔ اور میگزین کو لوٹ لیا۔ فرنیچر زیادہ تر توڑ دیا۔ کابل کا بڑا بازار کئی دن سے بند ہے"

"شور بازار۔ نو آبادیات۔ براتی۔ دین عالم۔ بچی خانہ عجائب گھر ارک۔ شاہی محل اور سرکاری خزانہ بری طرح لوٹے گئے ہیں"۔ حبیبیہ کالج کو مکمل طور پر جلا دیا گیا ہے۔ نقصان جان بکثرت ہوا ہے جس کی تفصیلات کا انتظار ہے"۔

یہ سب کچھ صحیح۔ بلکہ اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ صحیح۔ لیکن غور تو فرمایئے۔ "کابل سے پہلا لاسلکی پیغام" جو بھیجا گیا۔ اور جس کے ذریعہ "لاسلکی کی خاموشی کا خاتمہ" کیا گیا۔ کیا اس میں کشت و خون لوٹ کھسوٹ اور تباہی و بربادی کی اطلاع دی جاتی۔ یہ قطعاً غیر موزون ہوتا۔ اس لئے باوجود سب کچھ ہونے کے "ہر طرح سے خیریت ہے" کے تسلی بخش الفاظ سے آلہ لاسلکی کا دوبارہ آغاز کیا گیا۔ علاوہ ازیں زمانہ سلف کی وہ رسم کہن بھی قائم رکھی گئی۔ جو لفظ "خیریت" سے متعلق ہے۔

"زمیندار" جماعت احمدیہ کے متعلق خرافات نویسی میں اس درجہ بڑھ گیا ہے۔ کہ جب اُسے کوئی ایسی چیز ہاتھ نہیں آتی۔ جسے شرارت کی آب دے کر پیش کر سکے۔ تو خود باتیں گھڑنی شروع کر دیتا اور جھوٹ کے انبار لگانے لگ جاتا ہے۔ حال میں اس نے "بچہ سقہ قادیان پہونچ گیا" کے عنوان سے اپنے "نائٹ ایڈیٹر" کی بے ہودہ سرائی شایع کی ہے۔ جس کے متعلق لکھا ہے:۔ "بذریعہ کشف جو حالات اس عاجز پر منکشف ہوئے۔ ان کا ملخص حسب ذیل ہے" (زمیندار ۱۱۔ اکتوبر)

آگے جو کچھ لکھا ہے۔ اسے پڑھ کر ہر سمجھ دار کو کہنا پڑے گا کہ ایسا کشف جس میں ایک بات بھی درست نہ ہو۔ اور جو سرتاپا جھوٹ کا مجسمہ ہو۔ ان الشیاطین لیوحون الیٰ اولیاءھم کا نتیجہ ہے "زمیندار" اور اس کے نائٹ ایڈیٹر کو اس پر خوش نہیں ہونا چاہیئے کہ ان پر راندۂ درگاہ ایزدی کا فیضان روز بروز زیادہ ہو رہا ہے بلکہ اس سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

بچہ سقہ کے متعلق "کشف" میں "شیطان" کے اثر کے علاوہ اس "بدحواسی" کو بھی بہت بڑا دخل معلوم ہوتا ہے۔ جو تسخیر کابل کی خبر سے عملہ "زمیندار" کو لاحق ہوئی۔ اور جس کا اعتراف دوسرے ہی دن خود "زمیندار" کو بالفاظ ذیل کرنا پڑا:۔

"تسخیر کابل کی خبر آئی۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ بدحواسی نے دفتر "زمیندار" میں ڈیرے ڈال دیئے ہیں"۔ (زمیندار ۱۲ اکتوبر)

جس دفتر میں بدحواسی نے ڈیرے ڈال دیئے ہوں۔ اس کے "رات کے ایڈیٹر" کی حالت جس درجہ قابل رحم ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ جن لوگوں کے روز روشن میں حواس گم ہو جائیں۔ وہ رات کی تاریکی میں جس قدر بھی خرافات بکیں کم ہے۔

بچہ سقہ کو تو نہ ہم نے "غازی" کا لقب دیا۔ نہ اُس کے "فتوحات ظاہرہ" کا ذکر کیا۔ نہ اُس کی باتوں کو "نطق ہمایونی" قرار دیا۔ لیکن جیسے "زمیندار" یہ سب کچھ کہتا رہا۔ اُسے کیوں نہ اپنے ہاں ہی اتار لیا تا معلوم ہو سکتا۔ "زمیندار" کو اس سے کس قدر اخلاص اور ہمدردی ہے۔

لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِيمُ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا کے متعلق مخالفین کے اعتراضات کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں تشریف لائے۔ آپ نے اپنی صداقت کو دلائل بینہ و براہین ساطعہ سے ثابت کیا۔ مخالف و موافق دونوں فریقوں نے آپ کے قلم کا لوہا تسلیم کیا۔ آپ نے اپنے دشمنوں کو میدان دلائل میں آنے کیلئے کھلی دعوت دی مگر ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند * ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

بعض لوگوں نے آپ کے دعاوی کے خلاف دلائل رکیکہ و عذرات لنگ پیش کئے۔ مگر آخر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استدلالات قویہ و حجج نیرہ کے آگے سرنگوں ہو گئے ؎

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال * سیف کا کام قلم ہی سے دکھایا ہم نے

عقیدہ وفات مسیح اور اس کے روشن دلائل نے مخالفین کو مبہوت کر دیا۔ حتیٰ کہ آج مخالف مولوی اس مسئلہ پر بحث کرنا اپنے لئے سم قاتل اور سیفِ لاتغادر خیال کرتے ہیں *

خاتم کے معنی

انقطاع نبوت کے بے بنیاد عقیدہ کو حضورؑ نے بیخ و بن سے ہلا دیا۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت اور مبرہن واقعیت ہے کہ قرآن کریم سے اس مسئلہ کی تائید میں کوئی استدلال بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ ”خاتم النبیین“ کی آیت کو پیش کرنیوالے آجتک کلام عرب سے کوئی مثال ”خاتم“ کے کسی قوم کیطرف مضاف ہونیکی حالت میں ”آخری“ کے معنوں کیلئے نہیں دکھا سکے۔ اور نہ انشاء اللہ آئندہ دکھا سکیں گے ولوکان بعضھم لبعض ظھیرا۔ حالانکہ اس کے خلاف ”خاتم“ کا لفظ کسی قوم کیطرف مضاف ہونیکی حالت میں ”افضل“ کے معنوں میں کثرت سے اہل عرب نے استعمال کیا ہے جیسا کہ حسن بن وہب کا ابو تمام کے مرثیہ میں ؎

فجع القریض بخاتم الشعراء * وغدیر روضتھا حبیب الطائی

لکھ کر ابو تمام متوفی کو ”خاتم الشعراء“ بمعنی ”افضل الشعراء“ قرار دینے سے اظہر من الشمس ہے۔ پھر قرآن کریم کی متعدد آیات (۱) اللّٰہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس (۲) لکن اللّٰہ یجتبی من رسلہ من یشاء (۳) یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم بھی ”خاتم النبیین“ کے ہمارے مخالفین کے بیان کردہ معنوں کو غلط اور باطل قرار دے رہی ہیں *

حضرت عائشہ کا قول

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ”قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ“ (تکملہ مجمع البحار ص۸۵) کہ آنحضرتؐ کو خاتم النبیین تو کہو مگر یہ نہ کہنا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا بھی انقطاع نبوت کی علی الاعلان تغلیط کر رہا ہے *

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول

پھر آیہ ”خاتم النبیین“ کے نزول کے پانچ سال بعد اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر آنحضرت صلعم کا لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا فرمانا کہ ”اگر میرا یہ بیٹا (ابراہیم) زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا“ بتاتا ہے کہ حضورؐ کے نزدیک ”خاتم النبیین“ کے معنی ”آخری نبی“ کے نہیں تھے۔ اور یہ کہ حضورؐ اپنے آپکو نبیوں کا ختم کرنیوالا خیال نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ اگر نبوۃ بند ہو چکی تھی۔ تو حضورؐ کو بجائے لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا فرمانے کے لو عاش ابراھیم لما کان نبیا لانی خاتم النبیین“ فرمانا چاہیئے تھا کہ خواہ یہ زندہ رہتا تب بھی نبی نہ ہوتا۔ کیونکہ میں ”خاتم النبیین“ ہوں۔ مگر حضورؐ نبوت کی نفی نہیں فرماتے۔ یہ حدیث ابن ماجہ میں جو صحاح ستہ میں سے ہے درج ہے چنانچہ اسکے اصل الفاظ یہ ہیں ”حدثنا عبد القدوس بن محمد حدثنا داؤد بن شبیب الباھلی حدثنا ابراھیم بن عثمان حدثنا الحکم بن عتیبۃ عن مقسم عن ابن عباس قال لما مات ابراھیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علیہ وقال ... لو عاش لکان نبیا“ (ابن ماجہ باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی ابن رسول اللہ) بعض مولوی ہمارے استدلال سے جھنجھلا کر کہہ دیا کرتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے اس لئے ہم اس حدیث کے تمام راویوں کے متعلق علیحدہ علیحدہ اپنی تحقیق درج کرتے ہیں واللہ الموفق *۔

حدیث لو عاش کا پہلا راوی

اس حدیث کا پہلا راوی ”عبد القدوس بن محمد“ ہے۔ اس کے متعلق تہذیب التہذیب“ مصنفہ حافظ ابن حجر عسقلانی میں جو اسماء الرجال کی بہترین کتاب ہے لکھا ہے۔ ”قال ابن ابی حاتم سمع منہ ابی فی الرحلۃ الثالثۃ وسئل عنہ فقال صدوق وقال النسائی ثقۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات“ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ عبد القدوس بن محمدؒ سے میرے باپ نے اپنے تیسرے سفر میں حدیثیں سنیں اور میرے والد سے عبد القدوس کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کیسا ہے تو اس نے کہا کہ یہ شخص بڑا راستباز ہے اور نسائی نے کہا ہے کہ عبد القدوس بن محمد ثقہ ہے۔ اسی طرح ابن حبان نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے *

دوسرا راوی

اس حدیث کا دوسرا راوی ”داؤد بن شبیب الباھلی“ ہے۔ اس کے متعلق بھی تہذیب التہذیب میں لکھا ہے:۔ ”قال ابو حاتم صدوق وذکرہ ابن حبان فی الثقات“ (تہذیب جلد ۳ ص۱۸۹) ابو حاتم نے کہا کہ داؤد بن شبیب باھلی بڑا راستباز ہے۔ اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

تیسرا راوی

اس کا تیسرا راوی ”ابراہیم بن عثمان“ ہے یہ شخص واسط شہر کا قاضی تھا اس کے متعلق بھی تہذیب التہذیب میں لکھا ہے ”قال یزید ابن ھارون ماقضی علی الناس رجل یعنی فی زمانہ اعدل فی قضاء منہ وقال ابن عدی لہ احادیث صالحۃ“ (تہذیب التہذیب جلد ا ص۱۴۵) یزید ابن ہارون نے کہا کہ ابراہیم بن عثمان کے زمانہ میں اس سے بڑھ کر اور کسی شخص نے عدل و انصاف نہیں کیا۔ اور ابن عدی نے کہا کہ اسکی بیان کردہ حدیثیں سچی ہوتی ہیں“

چوتھا راوی

چوتھا راوی ”الحکم بن عتیبۃ“ ہے۔ اس کے متعلق تہذیب التہذیب میں لکھا ہے:۔ ”قال عباس الدوری کان صاحب عبادۃ وفضل وقال ابن عیینۃ ما کان بالکوفۃ بعد ابراھیم والشعبی مثل الحکم وقال ابن مھدی الحکم بن عتیبۃ ثقۃ ثبت“ (جلد ۲ ص۴۳۳) عباس دوری نے کہا ہے کہ حکم بن عتیبہ بڑا صاحب عبادت و فضل تھا۔ اور ابن عیینہ نے کہا ہے کہ کوفہ میں ابراہیم اور شعبی کے بعد حکم جیسا کوئی شخص نہ تھا۔ اور ابن مہدی نے کہا ہے کہ حکم بن عتیبہ ثقہ ہے۔ قابل اعتبار و بھروسہ ہے *

پانچواں راوی

اس حدیث کا پانچواں راوی ”مقسم“ ہے اس کے متعلق لکھا ہے:۔ ”قال ابو حاتم صالح الحدیث وقال ابن شاھین فی الثقات قال احمد بن صالح المصری ثقۃ ثبت لاشک فیہ وقال العجلی مکی تابعی ثقۃ“ ابو حاتم نے کہا ہے کہ مقسم سچی حدیثوں والا ہے اور ابن شاہین نے مقسم کو ثقہ قرار دیا ہے۔ احمد بن صالح مصری نے کہا ہے کہ مقسم ثقہ اور قابل اعتبار ہے اس میں کوئی شک نہیں اور عجلی نے کہا ہے کہ یہ شخص مکی ہے تابعی اور ثقہ ہے *

چھٹا راوی

چھٹے راوی ”حضرت ابن عباس“ ہیں۔ یہ آنحضرت صلعم کے چچازاد بھائی تھے ان کے متعلق اتنا نقل کر نا ہی کافی ہے کہ ”شاھد جبرائیل مرتین“ (الاکمال فی اسماء الرجال) کہ آپ نے جبرائیل کو دو دفعہ دیکھا *

تیسرے راوی کے متعلق بحث

ہم نے حدیث ”لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا“ کے تمام راویوں کی صحت کو کتب اسماء الرجال سے ثابت کر دیا ہے۔ مخالف مولوی ”ابراہیم بن عثمان“ کے متعلق کہہ دیا کرتے ہیں کہ اسے بعض لوگوں نے ”متروک الحدیث اور منکر الحدیث“ قرار دیا ہے۔ لہذا یہ حدیث ضعیف ہے حالانکہ ہم بتا چکے ہیں ابراہیم بن عثمان کے متعلق اسی تہذیب التہذیب سے جس کا مخالف مولوی حوالہ دیتے ہیں۔ دکھا چکے ہیں کہ وہ صالح الحدیث ہے جیسا کہ لکھا ہے ”لہ احادیث صالحۃ“۔ کہ اسکی حدیثیں سچی ہوتی ہیں۔ نیز یہ کہ وہ شہر واسطہ کا قاضی تھا۔ اور لکھا ہے ”ماقضی علی الناس رجل یعنی فی زمانہ اعدل فی قضاء منہ“ کہ ابراہیم بن عثمان کے زمانے میں اس سے بڑھ کر کوئی شخص عدل اور انصاف کرنے والا نہ تھا۔ بھلا جو شخص اس قدر منصف اور عادل ہو۔ کہ اسکے زمانے میں اسکی نظیر ہی نہ ہو اس کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ وضاع تھا اور جھوٹی حدیثیں بنا

تھا سخت ناانصافی اور ظلم ہے +

ظاہر ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ جو بے نظیر عادل اور بے مثال منصف تھا۔ کئی لوگوں کو ذاتی طور پر رنج اور غصہ ہوگا۔ کسی شخص کا اپنے ذاتی عناد اور غصے کی بنا پر اس کے خلاف کوئی ایسا الزام یا بہتان لگا دینا جسکی کوئی بنیاد نہ ہو اس شخص کو جھوٹا اور وضاع ثابت نہیں کر سکتا +

(۲) تہذیب التہذیب میں ابراہیم بن عثمان زیر بحث کے متعلق لکھا ہے۔

"وقال ابن عدی لہ احادیث صالحۃ وھو خیر من ابی حیۃ" (جلد ۱ صفحہ ۱۴۵) کہ ابن عدی نے کہا ہے کہ ابراہیم بن عثمان (ابو شیبہ) کی حدیثیں سچی ہوتی ہیں اور وہ ابی حیہ سے اچھا ہے" اور "ابو حیہ" کے متعلق اسی تہذیب التہذیب میں لکھا ہے "وثقہ الدارقطنی وابن قانع وابن حبان وقال النسائی ثقۃ" (جلد ۱۱ صفحہ ۱۷) کہ ابو حیہ کو دارقطنی۔ ابن قانع اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے اور نسائی نے کہا کہ وہ ثقہ تھا۔ ابو حیہ متفقہ طور پر ثقہ ہے۔ اور ابراہیم بن عثمان ابو حیہ سے اچھا ہے تو اندریں صورت ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ کو احسن طور پر ثقہ ماننا پڑے گا +

(۳) کسی کے کسی راوی کو خواہ مخواہ ضعیف یا غیر معتبر قرار دے دینے سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ وہ فی الواقعہ ضعیف ہے جب تک کہ اس کے ضعیف یا غیر معتبر ہونے کی کوئی معقول اور مدلل وجہ موجود نہ ہو۔ چنانچہ اس کی چند مثالیں تہذیب التہذیب ہی سے ملاحظہ ہوں۔

(۱) ابراہیم بن عبداللہ بن محمد کے متعلق لکھا ہے "زعم ابن القطان انہ ضعیف" کہ ابن القطان نے ابراہیم بن عبداللہ بن محمد کو ضعیف خیال کیا ہے۔ حالانکہ اسی صفحہ پر اسی جگہ اسی کے متعلق لکھا ہے "قال الخلیلی کان ثقۃ وقال مسلمۃ بن قاسم الاندلسی ثقۃ" کہ خلیلی نے کہا۔ ابراہیم بن عبداللہ ثقہ تھا۔ مسلمہ بن قاسم الاندلسی نے کہا ہے کہ وہ ثقہ تھا" (جلد ۱ صفحہ ۱۳۶)

(۲) پھر ابراہیم بن صالح بن درہم الباہلی ابو محمد بصری کے متعلق لکھا ہے "قال الدارقطنی ضعیف" دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ حالانکہ "ذکرہ ابن حبان فی الثقات" ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے" (جلد ۱ صفحہ ۱۲۸)

(۳) پھر عبدالرحمن بن عطاء القرشی کے متعلق لکھا ہے "قال الازدی لا یصح حدیثہ وقال الحاکم ابو احمد لیس بالقوی" کہ ازدی نے کہا ہے کہ اسکی حدیثیں صحیح نہیں ہوتیں اور حاکم ابو احمد نے کہا ہے۔ وہ پکا راوی نہیں ہے +

مگر "قال ابن حبان یعتبر حدیثہ کان ثقۃ وقال النسائی ثقۃ" (تہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۳) کہ ابن حبان نے کہا ہے اسکی حدیثیں معتبر ہیں اور وہ ثقہ ہے۔ نسائی نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

سچی اور صحیح حدیث

پس ابراہیم بن عثمان کو اگر بعض لوگوں نے ضعیف قرار دیا ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ حدیث ضعیف ہے انصاف کا خون کرنا ہے خصوصاً جبکہ اس کے متعلق "لہ احادیث صالحۃ" اور "خیر من ابی حیۃ" کے الفاظ موجود ہیں۔ حدیث "لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا" ایسی سچی اور صحیح حدیث ہے کہ اس کے متعلق شہاب علی البیضاوی جلد ۷ صفحہ ۱۷۵ میں لکھا ہے: "اما صحۃ الحدیث فلا شبھۃ فیہ لانہ رواہ ابن ماجۃ وغیرہ کما ذکرہ ابن حجر" کہ اس حدیث کی صحت میں کوئی شبہ نہیں ہے کیونکہ اسکو ابن ماجہ نے (جو صحاح ستہ میں سے ہے) روایت کیا ہے اور دوسروں نے بھی جیسا کہ ابن حجر نے ذکر کیا ہے + پھر ملا علی قاری نے اپنی کتاب موضوعات کبیر کے صفحہ ۵۸ و ۵۹ پر اس حدیث پر کافی بحث کی ہو وہ لکھتے ہیں۔ ابراہیم بن عثمان کو بعض لوگ متروک قرار دیتے ہیں مگر اس سے حدیث لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا۔ ضعیف ثابت نہیں ہوتی۔ وہ کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ "لہا طرق ثلاث یقوی بعضہا بعضا" کہ اس حدیث کی صرف ایک ہی سند نہیں ہے بلکہ یہ حدیث تین طریقوں سے مروی ہے۔ اور یہ نہیں کہ ان میں سے کوئی طریق ضعیف ہو بلکہ ایک طریقہ دوسرے کو تقویت دیتا ہے۔ پھر شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب مدارج میں "لو بقی ابراہیم لکان نبیا" لکھ کر اس حدیث کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے +

ملا علی قاری کا بیان

ملا علی قاری تو اس حدیث کو اس قدر صحیح سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو "خاتم النبیین" کی مفسر قرار دیا ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں: "قلت معہذا لو عاش ابراہیم وصار نبیا وکذا لو صار عمر نبیا لکان من اتباعہ صلعم... فلا ینافض قولہ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی نبی بعدہ ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ" (موضوعات کبیر صفحہ ۵۹)

میں کہتا ہوں کہ علاوہ ازیں اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہو جاتا اور اسی طرح اگر حضرت عمر نبی ہو جاتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں سے ہوتے... پس یہ حدیث خاتم النبیین کے مخالف نہیں ہے کیونکہ (خاتم النبیین کا) مطلب یہ ہے کہ آنحضرت کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو +

اگر یہ حدیث ضعیف ہوتی تو ملا علی قاری جیسا محدث اس کو فوراً ضعیف قرار دیتا اور "خاتم النبیین" اور اس کے درمیان سے مزعومہ تناقض کو دور کرکے آپس میں تطبیق نہ دیتا +

پس حدیث مذکور کی صحت میں کوئی شبہ نہیں ہے ؎

فیا حیتی تفکر فی کلامی
فان الفکر للتقوی وشاح

اُمید ہے مخالف مولوی اب اس حدیث پر اعتراض کرکے خواہ مخواہ کی خفت نہ اٹھائیں گے ؎

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل وجاں اس پہ قربان ہو

والسلام

(ملک) عبدالرحمن خادم
گجراتی

ویدوں میں تغیر و تبدل

آریہ سماجی منتر پبلک کو حقیقت سے نا آشنا رکھنے کیلئے اکثر وقات کہا کرتے ہیں کہ ویدوں میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا لیکن حقیقت یہ ہے کہ آریہ سماج کے لٹریچر کو گہری نظر سے دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ ویدوں میں غیر معمولی طور پر ردّ و بدل ہو چکا ہے۔ اور کئی خود ساختہ منتر اور الفاظ ویدوں کے اندر گھسیڑ دیئے گئے ہیں۔ آج میں شری سوامی دیانند جی کے ان پندرہ لیکچروں سے جو ماہ جولائی و اگست ۱۸۷۵ء میں پونا میں دیئے گئے۔ یہ ثابت کروں گا کہ سوامی جی کو بھی اس حقیقت کا پتہ لگ گیا تھا کہ ویدوں کے اندر تغیر و تبدل ہو چکا ہے +

ملاحظہ ہو تیسرا ویاکھیان صفحہ ۳۱

برہمنوں نے ویدوں کو بالکل نشٹ کر دیا ہے۔ اتھر وید میں الو پنشد کرکے گھسیڑ دیا ہے۔ نئے نئے شلوک بنا کر ڈال رکھے ہیں۔

گیارھواں ویاکھیان صفحہ ۱۳۶ اس طرح پر بعض لوگوں نے وید منتروں کے اندر بھاگوت وغیرہ پورانوں کے شلوک گھسیڑ دیئے ہیں۔

بارھواں ویاکھیان صفحہ ۱۴۲ پرانی نصابنیف یعنی ویدوں میں معنوی شلوک ڈال اور نئی چنائیں کرکے برہمنوں نے اپنی طاقت بڑھالی۔

تیرھواں ویاکھیان صفحہ ۱۵۱ بودھ لوگوں کے پنڈت کہتے تھے کہ ویدوں کے بنانے والے بھانڈ دہوت (جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ثابت کرنے والے کو دہوت کہتے ہیں) اور راکیش ہیں۔ ہمیدھ منتر میں لفظ "ــــ" (گبھہ کو ــــ ڈھنگ معنی قتل کرنا) کو بدل کر انتہ کر دیا ہے +

پانچواں ویاکھیان صفحہ ۵۵۔ یجروید ۲۳ منتر کے بعض منتروں پر تہائی کرکے ہمیدھ منتر میں بڑا ہی گندا پن پیدا کیا ہے۔ چنانچہ اسی ادھیائے کے منتر ۲۲ میں ــــ کی جگہ حرف کی تبدیلی کرکے ــــ شبد کا ــــ شبد کو جوڑنے سے کوئی گندا پن نہیں رہتا ہے۔ ــــ کی جگہ ــــ ویدوں کے اندر ایک لفظ ــــ (کشیٹپ ہے) جسپر پورانوں میں کیشپ کی اولاد کا بیان ہے۔ مرتخ کا بیٹا کشیٹپ کہلاتے ونش کی ساٹھ سالہ لڑکیوں میں سے تیرہ کے ساتھ اس کا بیاہ ہوا۔ اگر لفظ ــــ (کشیٹپ) کے شروع اور آخر کی تبدیلی ہے ــــ (کیشپ) کر دیا جائے تو پر ماننا کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ +

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سوامی جی کو کیسے پتہ لگا کہ فلاں فلاں الفاظ کی تبدیلیوں سے فلاں فلاں مطلب حل ہوتا ہے۔ اگر یہ کہو کہ ان کا وچار ایسا تھا۔ تو یہ کوئی قابل پذیرائی نہیں۔ اس لئے آریہ سماجی دوستوں کو چاہئیے کہ وہ پرانے سے پرانے ویدوں کو نکال کر پبلک کو دکھائیں۔ تاکہ پبلک خود فیصلہ کرسکے کہ اصل بات کیا ہے +

فتح محمد احمدی کراچی

اعلان

شارداایکٹ اور اسلامی تمدن

اسلام کی جامعیت

اسلام اپنی جامعیت اور اکملیت میں کامل ترین مذہب ہے۔ اور رہے گا۔ اس کے قوانین خدائے قادر و برتر کے تجویز کردہ ہیں۔ وہ کوئی وقتی اور ہنگامی تشریعیت نہیں۔ بلکہ ابدی قانون ہے۔ جسے زمانہ کے حوادث اور نسل انسانی کا ارتقاء بھی ناقص اور ناتمام ثابت نہیں کر سکتا۔ یہ ایک بے بنیاد مذہبی عقیدہ نہیں۔ بلکہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ نسل انسانی کی صحیح راہنمائی سیاسیات۔ فلکیات۔ معاشیات اور الٰہیات میں صرف اسلام ہی کر سکتا ہے۔ اسی کے قوانین ایسے ہیں۔ جن کے تسلیم اور رائج کرنے پر جلد یا بدیر دنیا مجبور ہوگی۔ اور آج تک اس کے بیشتر قوانین تسلیم کئے جا چکے ہیں۔

ہندو دھرم تمدنی اصلاح کا محتاج ہے

ہندو مذہب اور ہندو تمدن اپنے گوناگوں نقائص کے باعث ہمیشہ سوشل ریفارم کا محتاج ہے۔ اور رہے گا۔ اور جب تک کلیتہً ان قواعد کو بالائے طاق نہ رکھ دیا جائے گا۔ ہندو قوم آرام و چین سے زندگی بسر نہیں کر سکتی۔ شارداایکٹ کا محرک بھی وہی ایک فرسودہ اور بے اصل دستور "بال بواہ" ہوا ہے۔ جس نے ہندو قوم کی چھوٹی عمر کی لڑکیوں کو زندہ درگور کر رکھا ہے۔ بچپن کی شادی کا قدامت پسند عنصر میں عام رواج ہے۔ اور دوسری طرف نکاح بیوگان کی ممانعت پر بے حد زور دیا گیا ہے۔ ان دونوں باتوں سے جو نتائج پیدا ہوئے۔ وہ نہایت خطرناک ہیں۔ ہندو قوم کی لکھو کھہا لڑکیاں قابل شادی ہونے ہوئے سوسائٹی کی قیود کے ماتحت بیوگی کے ایام بسر کر رہی ہیں۔ اس حالت کا ہر حساس انسان کو صدمہ ہوگا۔

شارداایکٹ اور ہندو

اس کرب کو دور کرنے کے لئے رائے بہادر ہربلاس شاردا نے ایک بل پیش کیا جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ چودہ سال سے قبل کوئی لڑکی قابل نکاح قرار نہ دی جائے۔ ایسا ہی کوئی لڑکا اٹھارہ برس سے قبل شادی نہ کر سکے اس کی خلاف ورزی کرنے والے مختلف صورتوں میں جرمانہ اور قید کی سزا کے مستوجب ہونگے۔ یہ قانون ہندو ممبران کی کثرت کے باعث بلا استثناء سب باشندگان برطانوی ہند کے لئے منظور ہو گیا۔ اور یکم اپریل ۱۹۳۰ء سے اس کا نفاذ عمومی ہو جائے گا۔

مسلمانوں کو شارداایکٹ کی ضرورت نہیں

اس قانون کی وجہ اور ضرورت کو دیکھتے ہوئے یہ بات حیرت انگیز ہے۔ کہ اس ضابطہ کو سب اقوام پر کیوں واجب العمل بنایا گیا۔ جبکہ یہ ایک کھلی صداقت ہے۔ کہ مسلمانوں کو نہ اس کی ضرورت ہے۔ اور نہ ان کے اسلامی تمدن میں اس طرح سے جبری قوانین کی گنجائش ہے۔

تمدن میں مداخلت

یہ امر ہر عقلمند تسلیم کرے گا۔ کہ قوموں کی زندگی اور موت ان کے تمدن اور خصوصیات کی بقاء اور فنا پر منحصر ہوتی ہے جس قوم کی خصوصیات کو مٹانے کا تہیہ کر لیا جائے۔ اور تدریجاً اس کی طرف عملی قدم اٹھ چکا ہو اس کے تدریجی نیست و نابود ہونے کا وقت قریب ہوتا ہے۔ اور ہر پہلا قدم دوسرے قدم کا ذریعہ بنا کرتا ہے۔ عقلمند کا کام یہ ہے کہ فتنہ کو اس کے منبع سمیت مٹا دے۔ اس حقیقت کے پیش نظر یہ بات بہت واضح ہے۔ کہ کسی قوم کے تمدن میں جبری دخل در اصل اس کی فناء کا مترادف ہوگا۔ بالخصوص جبکہ وہ تمدن ان کی مذہبی بنیادوں پر قائم ہو۔ اور اس قوم کی ناراضی کی صورت میں جبراً اس کو مٹا دیا جائے۔ اندریں حالات شارداایکٹ مسلمانوں کے تمدن پر ایک کاری ضرب ہے۔ اور اسلامی قانون کو ناتمام اور ناقص بتانے کا پہلا زینہ۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہندوستان کے سب مسلمان قریباً قریباً اس کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہونا بھی چاہیئے۔

بچپن کی شادی اور اسلام

بلاشبہ یہ سچ ہے۔ کہ بچپن کی شادی میں اسلام نے مختلف حالات میں دونوں پہلو جائز قرار دئے ہیں۔ چھوٹی عمر میں بھی شادی (نکاح نہ کہ مجامعت) جائز ہے۔ اور بعد بلوغت بھی۔ اس جواز کے دونوں پہلو اپنے اپنے وقت اور ضرورت کے مطابق واجب ہو جاتے ہیں۔ یعنی بعض خاص حالات میں ضروری ہوگا۔ کہ بلوغت سے قبل ہی شادی کر دی جائے اور بعض وقت مناسب ہوگا۔ کہ بلوغت کے بعد ہی شادی کی جائے چونکہ دونوں صورتیں ممکن الوقوع تھیں۔ اور حالات کے مطابق انسان ان پر عمل کرنے کے لئے مجبور تھے۔ اس لئے اسلام نے دونوں پہلو جائز قرار دیئے بالفاظ دیگر ہر مسلم کو اپنے حالات میں کسی ایک پہلو کے اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔ اب اگر کوئی شخص یا حکومت اس حق کو چھینتی ہے۔ تو یقیناً یقیناً وہ اسلامی اجازات کو سلب کر کے اسلامی تمدن کو بگاڑنا چاہتی ہے۔ حالانکہ ایک غیر جانب دار حکومت کے لئے ایسا قانون نافذ کرانا ہرگز مستحسن نہیں۔

جواز یا عدم جواز

یہ درست ہے۔ کہ اسلام نے قبل بلوغت نکاح کو جائز ہی قرار دیا ہے۔ فرض یا واجب نہیں بنایا۔ مگر اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ شریعت کے بیشتر حصہ کی بنیاد جواز یا عدم جواز پر ہی ہے۔ اور اگر آج مسلمان بخوشی ایک جائز امر کو اس طرح فہرست "جرائم" میں شامل ہونے دینگے۔ تو کل دوسرے جائز امور مثل تعدد ازدواج اور گاؤکشی بھی ہندو اپنی اکثریت کے بل بوتے پر ناجائز قرار دے دیں گے۔ اس لئے ع گر یہ کشتن روز اول کے مطابق مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اس فتنہ کو پہلے قدم پر ہی روک دیں۔

ہندو بیوگان کی شادی

ہندوؤں نے شارداایکٹ پاس کرانے میں کچھ فوائد مدنظر رکھے ہیں ممکن ہے۔ وہ فوائد انہیں حاصل ہوں مگر میں بڑے زور سے کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک ہندو نکاح بیوگان کے طریق کو جاری نہ کریں گے۔ وہ اپنی قوم کی ڈگمگاتی کشتی کو پار نہیں لے جا سکتے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ شارداایکٹ سے تعداد بیوگان میں پانچ دس فیصدی کی کمی واقعہ ہو جائے۔ مگر پھر بھی کثیر تعداد ہندو بیویوں کی لاعلاج ہے۔ ان کا حق ہے۔ کہ بچپن کی شادی کو ممنوع قرار دیں۔ مگر اس سے بڑھ کر انہیں اس امر پہ زور دینا چاہیئے کہ بیوگان کی شادی ضرور کی جائے۔ اور ان کی تمدنی خرابیوں کا بہترین علاج یہی ہے۔ برخلاف ان کے مسلمان نہ تو "بال بواہ" کی جانکاہ مرض میں مبتلا ہیں۔ اور نہ ہی بیوگان کی شادی کے خلاف ان کا مذہب کچھ کہتا ہے۔ بلکہ ان کا مذہب بیواؤں کی شادی کا حکم دیتا ہے۔ اور ان میں عام طور پر بیوہ کی شادی کر دی جاتی ہے۔

مقام خوشی ہے۔ کہ ہندوؤں نے اپنے دقیانوسی قوانین کو پامال کرتے ہوئے نکاح بیوگان کے لئے سوسائٹیاں کھول رکھی ہیں حتیٰ کہ آریہ سماج بھی جس کے بانی نے دوسری شادی کو حرام قرار دے کر حیا سوز طریق نیوگ کی تلقین کی تھی۔ وہ بھی بہت سرگرمی کا اظہار کر رہی ہے اور ہمیں توقع ہے۔ کہ اگر اس طریق پر چندے اسی طرح زور دیا گیا۔ تو نہایت مفید نتائج پیدا ہونگے۔

اسلام میں بلوغت

اسلام نے تعلقات زن و شوئی کے لئے بلوغت کو ضروری قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اسلامی مسئلہ خیار بلوغ کے تقرر سے عیاں ہے۔ اور یہی قانون قانون فطرت ہے۔ مگر اس کے لئے سالوں کا کوئی تعین نہیں۔ مختلف حالات و ممالک کے لحاظ سے عمر بلوغت الگ الگ ہے۔ پس ۱۴ سال یا ۱۸ سال کی پابندی غیر موزون ہے۔ اور یہ حد بندی اسلام کے دین فطرت ہونے کے خلاف ہے۔ اس لئے مسلمان اس کو ہرگز منظور نہیں کر سکتے۔

شارداایکٹ کے خلاف دو اہم وجوہ

میں یہ تسلیم کرتا ہوں۔ کہ اسلامی جواز اپنے اندر دونوں پہلو رکھتا ہے مثلاً یہی مسئلہ ہے۔ کہ ۱۴ سال سے قبل بھی نکاح جائز ہے۔ اور بعد بھی اور پھر یہ بھی جائز ہے۔ کہ ایک مسلمان اپنے حالات کے مطابق ایک پہلو کو ضروری قرار دے لے۔ بلکہ اگر ساری مسلم قوم بھی عارضی طور پر بالاتفاق یا خلیفۂ وقت کے حکم سے اس کے ایک پہلو کو ہی مستحسن قرار دے لے تو کوئی حرج نہیں۔ اس کی نظیریں موجود ہیں۔ مگر موجودہ قانون شادی پھر بھی دو وجہ سے قابل استرداد ہے۔ اول اس لئے کہ مسلمانوں کی اکثریت بلکہ اسمبلی کے مسلم ممبروں کی بھی ⅔ اکثریت اس کے خلاف ہے۔ مگر جبراً اس قانون کو مسلمانوں کے دستور العمل میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ شادی۔ وراثت وغیرہ قوانین میں محمڈن لا۔ اور ہندو قانون پہلے سے ہی مختلف ہیں۔ اور گورنمنٹ نے ہر دو قوموں کے لئے الگ الگ قواعد مقرر کر رکھے ہیں لیکن شارداایکٹ کی رسی سے دونوں کو ایک ساتھ نتھی کر دیا گیا ہے اور مسلمانوں کی علانیہ مرضی کے خلاف ایسا کیا گیا ہے۔ دوم۔ خلیفۂ اسلام یا جمہور اہل اسلام بھی کسی جائز امر کو ہمیشہ کے لئے مسترد نہیں کر سکتے۔ ان دو عارضی طور پر ایک خاص وقت تک کے لئے جائز کے ایک پہلو پر عمل کرا سکتے ہیں مگر یہ قانون دوامی ہے۔ اور اس میں ہمیشہ کے لئے اسلام کے ایک جائز کردہ عمل کو موجب "جرم" قرار دیا گیا ہے۔ بہر صورت موجودہ حالات میں شارداایکٹ منسوخ کرانا [illegible] ہے۔ جسے غیور مسلمان برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم گورنمنٹ سے [illegible] ہیں گے۔ کہ وہ مسلمانوں کو جلد سے جلد اس قانون کے دائرہ سے مستثنیٰ قرار دے۔

حصہ وصیت میں اضافہ

مندرجہ ذیل فہرست اکتوبر ۱۹۲۸ء سے جولائی ۱۹۲۹ء تک کی ان اصحاب کی ہے۔ جنہوں نے علاوہ حصہ متروکہ جائداد دینے کے وعدے کے اپنی ماہوار آمدنی کا بھی حصہ دینا شروع کر دیا ہے:-

رقم حصہ ماہوار

۱۔ چوہدری عبدالعزیز صاحب ساکن عزیز پور ضلع سیالکوٹ ۱/۱۰ حصہ ماہوار
۲۔ شیخ محمد سلطان صاحب سوداگر چرم لودھراں ۔ 〃 〃
۳۔ چوہدری محمد حسین صاحب سب اورسیر لاڑکانہ سندھ ۔ 〃 〃
۴۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب امیر جماعت سامانہ ۔ 〃 〃
۵۔ سید اختر الدین احمد صاحب کوسینی سنوگھڑہ ۔ 〃 〃
۶۔ مولوی محمد علی صاحب ۔سول ناظر پشاور ۔ 〃 〃
۷۔ شیر محمد صاحب زرگر ۔ سید والہ ۔ 〃 〃
۸۔ ملک بہادر خان صاحب خوشاب ۔ 〃 〃
۹۔ غلام محمد صاحب زرگر ساکن سید والہ ۔ 〃 〃
۱۰۔ بابو فیض الحق خان صاحب کلرک آرسنل فیروزپور ۔ 〃 〃
۱۱۔ مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل قادیان ۱/۱۰ حصہ 〃
۱۲۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی فاضل قادیان 〃 〃
۱۳۔ مسماۃ فتح بی بی صاحبہ بیوہ غلام دستگیر صاحب قادر آباد ۔ ضلع سیالکوٹ ۱/۱۰ حصہ سالانہ
۱۴۔ سید عبدالحلیم صاحب سنوگھڑہ ۔ کٹک ۔ ۱/۱۰ حصہ ماہوار
۱۵۔ مولوی محمد علی صاحب ۔ جلو ۔ ضلع لاہور 〃 〃
۱۶۔ حضرت گل صاحب لاچی بالا ۔ ضلع کوہاٹ ۔ 〃 〃
۱۷۔ مسماۃ تاج بیگم صاحبہ زوجہ میر غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹرس مسلم گرل سکول باڑی پورہ کشمیر 〃 〃
۱۸۔ چوہدری عبدالمالک صاحب نائب تحصیلدار ۔ 〃
۱۹۔ میاں کرم بخش صاحب ساکن ریاست نابھہ پیداوار کا ۱/۱۰ حصہ معین نہیں ہے
۲۰۔ شیخ محمد صدیق صاحب ولد شیخ داؤد ساکن محبوب نگر ۔ ۱/۱۰ حصہ ۔ ماہوار
۲۱۔ خواجہ محمد شریف صاحب کال گڑھ ضلع گوجرانوالہ ۔ 〃 〃
۲۲۔ منشی محمد حسین صاحب مدرس دولت ضلع شیخوپورہ 〃 〃
۲۳۔ میاں نور محمد صاحب ۔ شریف پور ۔ امرتسر ۔ 〃 〃
۲۴۔ میاں عبداللہ صاحب ساکن علی پور ۔ ملتان 〃 〃
۲۵۔ مستری عبدالعزیز صاحب ساکن بھیرہ ۔ ۱/۱۰ حصہ ۔ 〃
۲۶۔ حکیم جان محمد صاحب ساکن کٹڑہ ۔ امرتسر ۔ ۱/۱۰ حصہ 〃
۲۷۔ عبدالعزیز صاحب ۔ امرتسر 〃 〃
۲۸۔ مستری جان محمد صاحب ۔ امرتسر ۔ 〃 〃
۲۹۔ محمد الدین صاحب ولد حسن محمد ۔ امرتسر 〃 〃
۳۰۔ مستری نور محمد صاحب امرتسر محلہ کٹڑہ جلیانوالہ 〃 〃
۳۱۔ اللہ دتا صاحب ۔ لاہور ۔ 〃 〃
۳۲۔ منشی محمد حسین صاحب نائب مدرس دلاور پور ۔ گجرات 〃 〃
۳۳۔ منشی ضیاء اللہ صاحب ۔ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ 〃 〃
۳۴۔ سید حیدر شاہ صاحب ساکن سنڈیر ۔ ضلع گجرات ۔ ۱/۱۰ حصہ ۔ ماہوار
۳۵۔ عباس علی صاحب ساکن تھیہ غلام نبی ۔ گورداسپور ۔ 〃 〃
۳۶۔ چوہدری عطا محمد صاحب گرداور قانونگوی ضلع لائلپور 〃 〃
۳۷۔ محمد اسماعیل صاحب چک ۱۳۳ ضلع لائل پور 〃 〃
۳۸۔ میرزا محمد صادق بیگ صاحب سنٹری انسپکٹر ۔ قصور ۔ 〃 〃
۳۹۔ شیخ رحمت اللہ صاحب سب ڈویژنل آفیسر ملٹری ورکس پشاور 〃 〃
۴۰۔ ملک بشیر علی صاحب کنجاہ ۔ ضلع گجرات ۔ 〃 〃
۴۱۔ قاضی محمد نذیر صاحب فاروقی ۔ لائل پور ۔ 〃 〃
۴۲۔ سید محمد حسین صاحب ٹیچر مدرسہ گوگیرہ ضلع منٹگمری ۔ 〃 〃
۴۳۔ میاں غلام نبی صاحب کٹڑہ جیمل سنگھ ۔ امرتسر 〃 〃
۴۴۔ حاجی اللہ بخش صاحب ۔ فیروزپور 〃 〃
۴۵۔ میاں غلام محمد صاحب بھاٹی گیٹ ۔ لاہور 〃 〃
۴۶۔ منشی محمد الدین صاحب مدرس تہال ۔ ضلع گجرات 〃 〃
۴۷۔ عزیز الدین خان صاحب اسسٹنٹ ٹیچر ایم ۔ بی سکول سبزی منڈی دہلی ۔ 〃 〃
۴۸۔ چوہدری اللہ دتا صاحب ضلعدار نہر ضلع سیالکوٹ 〃 〃
۴۹۔ فضل الدین صاحب ساکن حکیم دا چک حال امرتسر سلطان ونڈ 〃 〃
۵۰۔ شیخ شمس الدین صاحب مڈھ رانجھا 〃 〃
۵۱ ۔ محمد اسماعیل }
۵۲ ۔ عبداللہ صاحبان } پسران کریم بخش صاحب نابھہ پیداوار کا ۱/۱۰ حصہ ۔
۵۳۔ ڈاکٹر ظفر حسن صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کیمل پور ۔ ۱/۱۰ حصہ ماہوار
۵۴۔ منشی محمد عالم صاحب کیمل پور 〃 〃
۵۵۔ حکیم اللہ بخش صاحب صدر بازار کیمل پور 〃 〃
۵۶ مسماۃ صغریٰ خانم صاحبہ زوجہ منشی تصدق حسین صاحب سرگودھا 〃 〃
۵۷ مسماۃ سردار بی بی صاحبہ بیوہ سردار خان صاحب حویلی بہادر خان ۔ ضلع شاہ پور 〃 سالانہ
۵۸۔ منشی محمد روشن صاحب ساکن ہدو ملی ۔ سیالکوٹ 〃 ماہوار
۵۹۔ مسماۃ سرور بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ لکھنوال ضلع گجرات 〃 〃
۶۰۔ ملک گل محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب 〃 〃
۶۱۔ منشی محمود خان صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ لودھراں 〃 〃
۶۲۔ منشی قادر بخش صاحب لودھراں ضلع ملتان 〃 〃
۶۳ محمد رمضان صاحب جانگڑیاں ضلع سیالکوٹ 〃 〃
۶۴ شیخ محمد الدین صاحب بنگہ ۔ ضلع جالندھر 〃 〃
۶۵ عبدالرحیم صاحب دوکاندار سوڈا واٹر فیکٹری قادیان 〃 〃
۶۶۔ شیخ غلام حسین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ دہلی ۔ ۱/۱۰ حصہ ماہوار
۶۷۔ ماسٹر حبیب الرحمٰن صاحب انگلش ماسٹر پاکپتن ۔ ضلع منٹگمری 〃 〃
۶۸۔ بابو مختار احمد صاحب کلرک آرسنل راولپنڈی ۔ 〃 〃
۶۹۔ ماسٹر عبدالواحد صاحب سکاؤٹ ماسٹر مدرسہ احمدیہ ۔ قادیان 〃 〃
۷۰۔ سردار محمد علی صاحب جمعدار پنشنر جوڑا کرنانہ 〃 〃
۷۱۔ محمد عبداللہ صاحب ڈسپنسر اینگلو پرشین آئل کمپنی لمیٹڈ ۔ عبادان ۔ ملک ایران 〃 〃
۷۲۔ منشی عنایت اللہ خان صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ کنجاہ ۔ ضلع گجرات 〃 〃
۷۳۔ بابو کرم الدین صاحب انجن ڈرائیور سلانوالی 〃 〃
۷۴ ابراہیم صاحب ساکن غوث گڑھ 〃 〃

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان

چک ۵۶۵ ر ضلع لائل پور میں مناظرہ

جماعت احمدیہ چک نمبر ۵۶۵ نے اپنا پہلا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۰-۱۱-۱۲- اکتوبر کیا۔ جس کا اعلان بذریعہ اشتہار کیا گیا۔ اس اشتہار کو دیکھ کر غیر احمدیوں نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جسے ہم نے بخوشی منظور کر لیا۔ قادیان سے اس موقعہ پر مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندھری اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب بوتالوی تشریف لائے۔ ان کے علاوہ سکھوں کے متعلق لیکچر کے لئے گیانی واحد حسین صاحب آئے۔ ۱۱ر اکتوبر بروز جمعہ حیات مسیح ناصری اور صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مناظرہ ہوا۔ جس میں مولوی اللہ دتا صاحب نے حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات اور صداقت مسیح موعودؑ پر زور دلائل سے ثابت کی۔

صداقت مسیح موعودؑ کے مضمون کے وقت مناظر اہل سنت والجماعت نے سخت گندہ زبانی اور دریدہ دہنی سے کام لیا۔ باوجودیکہ چودھری عبداللہ خانصاحب ذیلدار علاقہ نے اسے عین مباحثہ کے وقت اس قسم کی گندہ زبانی اور گالیاں دینے سے منع کیا۔ لیکن پھر بھی وہ اس شرارت سے باز نہ آیا لوگوں نے حنفی مناظر کو اس کے اس غیر شریفانہ رویہ پر لعنت و ملامت کی۔

بعدہٗ مولوی اللہ دتا صاحب نے ختم نبوت کے مضمون پر مباحثہ کرنے کا چیلنج دیا جس کا کوئی جواب نہ ملا۔ لیکن باوجودیکہ اس کے ہر ایک عذر کا دفعیہ کیا گیا۔ اور ہر ایک طریقہ سے کوشش کی گئی۔ کہ حنفی مناظر کسی طرح سے مناظرہ پر آمادہ ہو جائے لیکن وہ اس پر آمادہ نہ ہوا۔ اس گریز سے لوگوں نے اس کی کمزوری کو محسوس کیا۔ غیر احمدیوں نے ۳۰ کے قریب حنفی اور اہل حدیث علماء جمع کئے ہوئے تھے۔ اور انہیں بڑا ناز تھا۔ مگر مناظرہ ہو چکنے پر بہت بے دل ہو گئے۔ حتیٰ کہ علماء آپس میں ایک دوسرے سے ناراض ہو گئے۔ کہ فلاں بات کیوں پیش کی نہیں ہوتا۔ تو یوں کرتا وغیرہ وغیرہ۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالےٰ نے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ کا نظارہ دکھایا۔ اور علماء کی بھیڑ بھاگتی ہوئی نظر آئی۔ سات اصحاب نے بیعت کی۔ محمد الدین سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ چک ۵۶۵

قادیان کی منڈی میں تجارت کا عمدہ موقعہ

اطلاع عام کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ ماہ اپریل سے قادیان میں منڈی کی تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اس وقت چھ عدد دکانات مکمل ہوچکی ہیں۔ اور دو زیر تعمیر ہیں۔ اور باقی دکانات بھی جلد تعمیر ہونے والی ہیں۔ گذشتہ ماہ مئی سے غلہ کی آڑہت کا کام بھی منڈی میں شروع ہے۔ اور حال میں دو دکانیں تھوک فروشی کی بھی کھولی گئی ہیں۔ یہ منڈی قادیان کے ریلوے سٹیشن یارڈ کے ساتھ بالکل ملحق ہے۔ اور تجارت کے لحاظ سے بہت با موقعہ ہے۔

علاقہ کے لحاظ سے قصبہ قادیان مشہور علاقہ ریاڑکی کا قدرتی مرکز ہے۔ جو۔ گندم۔ ماش مونگی۔ گڑ اور تل وغیرہ کی پیداوار کے لئے خاص شہرت رکھتا ہے۔ چنانچہ جب تک قادیان کی ریل نہیں بنی تھی۔ بٹالہ کی منڈی بیشتر طور پر اسی علاقہ کی پیداوار پر چلتی تھی۔ پس قادیان میں آڑہت اور علاقہ کی اجناس کے کاروبار کا عمدہ موقعہ ہے۔

علاوہ ازیں بوجہ اس کے کہ قادیان ایک بڑا ترقی کرنیوالا قصبہ ہے۔ اور کئی کئی میل تک ارد گرد کے دیہات قادیان کے بازار سے اپنی ضروریات کی چیزیں خریدتے ہیں۔ یہاں تھوک فروشی کا کام بھی اچھا چل سکتا ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ کھانڈ۔ گھی۔ چاول۔ نمک۔ نولے۔ بزازی۔ وغیرہ کے کاروبار کے لئے اچھی گنجائش ہے۔ جو اصحاب تجارت پیشہ ہوں۔ یا تجارت کے پیشہ کو اختیار کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ باہر سے آکر کام شروع کرنے والوں کو ہر قسم کی اخلاقی امداد دی جائے گی۔

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد (ایم۔ اے) قادیان دارالامان

بہت جلد ضرورت ہے

مڈل و انٹرنس کے طلبا کی جو ایک سو سے تین سو روپیہ تک کی ملازمت چاہیں۔ ہمارا چار ماہ کا کورس شارٹ ہینڈ بک کیپنگ کارسپانڈنس ٹائپ رائٹنگ کا پاس کریں۔ اور ریلوے آفس و یورپین فرم میں ملازمت کے لائق بن جائیں۔ یہ کالج یورپین کے انتظام میں ہے۔ اور سنٹرل پٹیمرس کامرس کا سنٹر ہے۔ زیادہ حالات کے لئے پراسپکٹس طلب کریں۔

جنرل منیجر امپیریل آف کامرس ۱۸ میکلوڈ روڈ لاہور

ایک نادر موقعہ

ایک قطعہ اراضی دار العلوم میں جامعہ احمدیہ کے پیچھے واقعہ ہے۔ اس میں سے ۲ ½ کنال اراضی برائے فروخت ابھی باقی ہے۔ ہائی سکول۔ اور مسجد نور کے بالکل قریب ہے۔ باغ انجمن کا سیر کے لئے ساتھ ہی ملا ہوا ہے۔ انجمن کی سڑک استعمال کرنے کی منظوری ہوچکی ہے۔ قیمت فی مرلہ ۲۰ ؏۔ پرانی آبادی میں اس قسم کا نادر موقعہ میسر آنا مشکل ہے۔

خاکسار محمد عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ قادیان

ڈنٹائن (تریاق)

خواجہ عبد الرحمٰن صاحب کلرک "الفضل" تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ڈنٹائن جو کہ ویدک۔ یونانی۔ اور ایلوپیتھی اجزا کا ایک انمول جوہر ہے۔ میں نے اپنی والدہ کی داڑھ میں لگایا۔ اس کے لگاتے ہی ہفتہ بھر کی درد جو کہ رات کو سونے بھی نہ دیتی تھی۔ فوراً کافور ہوگئی۔ اور داڑھ نکالنے سے بچ گئی۔ ڈنٹائن واقعی دانتوں کو چمکدار اور بو سے محفوظ رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؍ علاوہ محصول۔

ایجنٹ۔ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

تریاق معدہ و جگر

ہمارا تیار کردہ تریاق بفضلہ مندرجہ ذیل عوارضات کے لئے لاثانی دوا ہے۔ کوئی یونانی و ڈاکٹری مرکب جملہ فوائد میں اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اکثر اشخاص ضعف معدہ۔ ضعف جگر۔ دل کی دھڑکن۔ سردرد بوجہ کمی خون۔ عظم طحال۔ جلن ہاتھ پاؤں۔ زردی بدن۔ جلن سینہ کمی خون۔ قبض دائمی۔ ان عوارضات کے باعث اکثر مریض زندہ درگور نظر آتے ہیں۔ موسم سرما میں قدرے آرام معلوم ہوتا ہے جہاں گرمی کا موسم آیا۔ مندرجہ بالا عوارض آدباتے ہیں۔ کوئی دن اور کوئی رات چین سے بسر کرنا نصیب نہیں ہوتی۔ صرف ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آثار صحت شروع ہوجاتے ہیں۔ دو تین ہفتہ کے لگاتار استعمال سے زردی والغری دور ہوکر بدن چست و چالاک سرخ مثل انار ہوجاتا ہے۔

تریاق معدہ و جگر۔ سفوف کی شکل میں خوشبودار۔ لذیذ شیریں مفرح۔ ہیک یا بد بوسے پاک بچوں بوڑھوں۔ عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ جس قدر دودھ۔ گھی۔ چاہو ہضم کرسکتے ہو۔ تندرست اشخاص جو کمی خون محسوس کرتے ہیں۔ وہ بھی اسے استعمال کرکے کافی خون پیدا کرسکتے ہیں۔ قیمت فی چھٹانک تین روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک خوراک ۲ ماشہ ہمراہ دودھ صبح و شام۔ مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ۔ وی۔ پی۔ ارسال ہوگا۔

حکیم محمد شریف احمدی موضع عمر والا براستہ بٹالہ ضلع گورداسپور

پڑھنے کے قابل کتابیں

۱۔ بخار دل۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سول سرجن کی پر معارف۔ کیف انگیز۔ روح پرور۔ اثر خیز۔ اور بے نظیر نظموں کا دلفریب مجموعہ ہے۔ اس سے بہتر اور اعلےٰ نظمیں آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہیں ملیں گی۔ قیمت ۱۲؍

۲۔ پھولوں کی ڈالی۔ چھوٹے بچوں کے لئے آسان اور دلچسپ اخلاقی نظموں کا نہایت خوبصورت مجموعہ۔ قیمت مجلد ۱۲؍

۳۔ جنت کے پھول۔ چند مزیدار سلیس تبلیغی نظمیں۔ قیمت ۸؍

۴۔ اسلامی کہانیاں۔ بچوں کے لئے آسان عبارت میں چھوٹی چھوٹی اسلامی کہانیاں۔ نہایت دلچسپ اور مفید کتاب ہے۔ قیمت ۸؍

۵۔ کلیات نظم حالی۔ مولانا حالی کی تمام چھوٹی بڑی ہر قسم کی نظموں کا مجموعہ۔ جلد اول ۱۲؍۔ جلد دوم ۱۲؍

۶۔ علمی ڈائرکٹری۔ تمام ہندوستان کے اردو اخبارات اہل علم اصحاب۔ تعلیم یافتہ مستورات اور انجمنوں کے مفصل پتے اس میں درج ہیں۔ نہایت کارآمد اور مفید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲؍

ملنے کا پتہ

شیخ محمد اسماعیل احمدی پانی پت

بواسیر کی مرض جڑ سے کٹ گئی

ناظرین اس دوائی کے اشتہار کو ہم اس سال کے پرچہ خاص سالانہ نمبر میں بھی نکلوا چکے ہیں۔ اور جن صاحبان نے اس دوائی کو ہم سے منگا کر استعمال کیا ہے۔ امید ہے۔ بیماری جڑ سے کٹ گئی ہوگی۔ اور ان کو فائدہ عمر بھر کیلئے پہنچ گیا ہوگا۔ آپ کو معلوم ہو۔ یہ دوائی ایک سنیاسی کا بخشا ہوا نسخہ ہے۔ جو دوائی کہ ہزارہا کو اچھا کرچکی ہے۔ بواسیر کیسی ہی پرانی ہو یا نئی۔ خونی ہو یا بادی۔ صرف سات روز اس دوائی کے استعمال سے عمر بھر کے لئے جڑ سے اکھڑ جاتی ہے۔ اور پرہیز بھی کوئی خاص نہیں۔ قیمت صرف سات یوم کے استعمال کے واسطے ایک روپیہ بارہ آنے (۱۲/ ؏)

شیخ وزیر معرفت شیخ محمد الدین محلہ شیخاں بازار جوڑے موری اندرون شاہ عالمی دروازہ لاہور

پہلا قطعہ زمین ۶ ½ کنال فروخت ہوگیا

اب قادیان ریلوے یارڈ سے ملحقہ سٹیشن کی عمارت سے قریباً ۱۲۰ کرم کے فاصلہ پر ایک اور ٹکڑا زمین کا ۸۔۹ کنال کا ہوگا وہ فروخت ہوتا ہے۔ قیمت فی کنال ۱۸۰ روپیہ۔ اور تمام زمین یکمشت لو۔ تو ۱۶۰ روپے فی کنال

ج معرفت منیجر الفضل قادیان

خانگی کوشش مع لواحقات ویدک بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدک ... تیار کردہ

عورتوں کے متعلق چند ادویات

دایہ لائق۔ یہ دوائی جننے کے وقت دینے سے عورت بچہ باسانی جنتی ہے کمزوری کم ہوتی ہے قیمت ... سوماؤتی۔ عورتوں کو جو سفید پانی آتا ہے اور انہیں زندہ درگور بنا دیتا ہے اس مرض کو یہ دوائی بہت جلد دور کرتی ہے۔ قیمت ۳ روپے نمونہ بارہ آنے

میٹھا پھل (نعمت عظمیٰ) اسکی ایک گولی حمل کے دوسرے مہینے کھلانے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں ان کے واسطے نعمت عظمیٰ ہے اگر لڑکی ہو تو دام واپس قیمت دس روپے

ابلا رام حیض کا کم آنا۔ درد سے آنا۔ بے قاعدہ آنا۔ زیادہ آنا اور نیز حیض کی دیگر خرابیوں کو ایک ماہ کے اندر خدا کے فضل سے دور کرتی ہے قیمت ۳ روپے نمونہ ۱۲ آنہ

گربھ چنتا منی رس حاملہ عورت کی تمام امراض بخار تپ کھانسی۔ بدہضمی۔ قے متلی۔ درد وغیرہ کو مفید ہے جہاں حاملہ بیمار ہو اسکو دیدو آرام ہو جاوے گا قیمت

۳۲ گولی ۲ روپے نمونہ ۴ ر

اکھٹرا کی دوائی جن عورتوں کے ہاں اولاد ہو کر مرجاتی ہے وہ حالت حمل اور زچگی میں ان گولیوں کا استعمال کریں قیمت ۶۰ گولیاں دس روپے

عزت جن کے ہاں یوم پیدائش سے کو ناکام رہنے کے لئے ... کی بیکار اولاد نہایت تیر ہو جاتی ہے دو روپے کی کل دوائی رکھنا چاہئے! قیمت دو روپے۔

گود کھیری! ۴ ماہ ... اندر کبھی پہلے کبھی دوسرے اور کبھی تیسرے مہینے حمل گر جاتا ہے اسقاط یا بیرج میں کوئی خاص قصور نہ ہو

مفصل حالات لکھئے!
قیمت پانچ روپے
مکمل فہرست کارخانہ مفت طلب فرمائیں

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ المشتہر منیجر امرت دہارا اوشدھالیہ امرت دہارا ... امرت دہارا ... لاہور

ربڑ کی مہریں

ہمارے کارخانہ میں ہر زبان مثلاً انگریزی۔ اردو۔ ہندی۔ گورمکھی۔ عربی۔ سیگز وغیرہ ربڑ کی اور لاکھ پر لگانے والی پیتل کی مہریں۔ سونے چاندی کے نقشے۔ چپڑاسی بورڈ۔ پیتل کے سٹیل۔ ڈائی امبوسنگ ڈائی بمعہ مشین کا پر پلیٹ پگڑی۔ بیجز پیڈ خود بخود سیاہی دینے والے سیاہی ربڑ کی مہروں کا مکمل سامان نمبر دار یں لگانے والی مہریں۔ جیبی چھاپہ خانہ ہر سائز۔ چپڑاسیوں کے واسطے کندھ کے نمبر لکڑی کے بلاک۔ مہریں رکھنے کے واسطے سٹینڈ یارڈ مہروں والا مکمل سٹ وغیرہ وغیرہ غرضیکہ ہر قسم کا انگرویونگ کا کام کروانا چاہیں۔ تو منیجر دی لاہور انگرویونگ کمپنی اندرون لوہاری گیٹ لاہور سے خط و کتابت کریں۔ یا خود تشریف لاویں۔ ارزاں دام پر اچھا کام پاؤ گے ٭

آپ کے فائدہ کی بات ہے

خونی بواسیر کے وہ احباب جن کے مسے دو ہوں۔ مثل کمڑی کی موہل کے آویزاں ہوں۔ یا وہ اصحاب جن کی بروقت اجابت آنت باہر نکل آتی ہو۔ مریض کو اپنے ہاتھ سے اندر کرنی پڑتی ہو۔ یہ دو شکل بواسیر سخت تکلیف دہ ہیں۔ ایسے مریض یہاں تشریف لائیں۔ ہفتہ عشرہ میں اور بلا تکلیف اور بلا نکلنے خون سے نکال دئے جائینگے۔ بعد صحت ان سے مبلغ ... روپیہ لئے جائینگے۔ یہاں رہائش کے ایام میں خرچ ان کا اپنا ہوگا ٭

خوشخبری

خنازیر کے مریض جن کی گردنوں اور بغلوں میں گلٹیاں ہوں۔ یا زخم ہوں۔ پیپ بہتی ہو۔ یہاں تشریف لائیں صرف خوردنی دوائی سے تین ہفتہ میں زخم خشک۔ گلٹیاں غائب ہو جائیں گی۔ باقی عمر ہمیشہ کے لئے تازندگی مرض مذکورہ سے نجات ہوگی۔ بعد صحت مبلغ پندرہ روپے لئے جائیں گے۔ خواہ قیمت دوائی خیال فرمائیں۔ یا ۲۰-۲۲ روز ملاحظہ ڈاکٹری کی فیس خیال فرمائیں۔ وہ بھی بعد صحت ٭

موجد ادویہ

ڈاکٹر نور بخش احمدی گورنمنٹ پنشنر انڈیا

اینڈ افریقہ قادیان

ہندوستان کی خبریں

ـــــ ہوشیار پور - ۱۹ اکتوبر - پولیس نے ریاست بلاسپور میں رتن سنگھ ببر اکالی کو گرفتار کر لیا ہے - جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے - کہ اس نے گردو نواح میں بم پھینکے اور گولیاں چلائیں گرفتاری کے وقت اس کے قبضہ سے ۱۲ بم - ایک بندوق اور ایک کرپان نکلی۔

ـــــ کلکتہ - ۱۸ اکتوبر - گذشتہ شب گلوب تھیٹر میں آگ لگ جانے سے تقریباً پچاس ہزار کا نقصان ہوا - آگ صرف فلم سٹوڈیو ہی تک محدود رہی - کیونکہ تمام کمروں میں آگ روکنے والی چادریں لگی ہوئی تھیں -

ـــــ لاہور - ۲۰ اکتوبر - مانٹے صاحب ہر بلاس شاردا دو دن کے لئے لاہور آئے - اور رات کے گیارہ بجے بجرم دہلی روانہ ہو گئے - لاہور میں آپ نے متعدد اہل الرائے اصحاب سے ملاقاتیں کیں - ڈی - اے - وی کالج کے طلباء نے آپ کو سپاس نامہ دیا -

ـــــ پشاور - ۱۹ اکتوبر - کابل شہر سے لوٹ مار کی خبروں کے ساتھ ساتھ اس مضمون کی اطلاعات بھی موصول ہو رہی ہیں - کہ افغانستان کے اندر اور باہر شاہی جماعت کے افراد جنرل نادر خان کے انتخاب کو بنظر استحسان نہیں دیکھتے - اگرچہ وہ جرنیل صاحب کو افغانستان کے بہترین جرنیلوں میں شمار کرتے ہیں -

ـــــ افغانستان کی وزارت خارجہ نے سردار عبد الحکیم خان وکیل التجارۃ پشاور کو اس مضمون کا تار دیا تھا - کہ وہ جرنیل نادر خان کو بادشاہ تسلیم کر لیں - مگر سردار صاحب نے اس ارشاد کی تعمیل سے صاف انکار کر دیا ہے -

ـــــ کراچی - ۱۹ اکتوبر - آج صبح بندرگاہ کے مزدوروں کی ہڑتال اور بھی زبردست تھی - زیادہ اجرت کا مطالبہ کیا جا رہا ہے اگر صورت حال میں تسلی بخش تغیر واقع نہ ہوا - تو جہازوں کی روانگی میں التوا کا اندیشہ ہے -

ـــــ کلکتہ - ۱۸ اکتوبر - مزدوروں کے وفد اور مہتمم کارخانہ کے درمیان سلسلہ گفت و شنید منقطع ہو جانے کی وجہ سے جیوٹ ٹو بج بج کے تین ہزار چار سو مزدوروں نے ہڑتال کر دی - اور کارخانے بالکل بند ہو گئے - چہارشنبہ کی صبح کو بج بج میں ہڑتالی مزدوروں کی تعداد سات ہزار سے بھی زیادہ ہو گئی - کیونکہ تیل کے گدام میں کام کرنے والے مزدوروں نے بھی دیگر مزدوروں کے ساتھ ہمدردی کے طور پر کام چھوڑ دیا -

ـــــ کلکتہ - ۱۸ اکتوبر - کولن سٹریٹ کلکتہ میں شنبہ گذشتہ کو ایک انگریز کمپنی کے کارکنوں اور ایک چائے کی دکان کے ملازموں میں ایک کٹی ہوئی پتنگ پر جھگڑا ہو گیا جس میں آٹھ دس آدمیوں کے سر پھوٹ گئے -

ـــــ پشاور - ۱۹ اکتوبر - بیان کیا جاتا ہے - کہ اٹک کے ایک مقفل حجرے سے چھ نعشیں ابتر حالت میں برآمد ہوئی ہیں - ان

ہیں سے تین کی شناخت کر لی گئی ہے - یعنی وہ سردار عبد المجید خان برادر امان اللہ خان - (۲) سردار محمد عثمان خان جو ضعیف العمر ہیں - اور کسی زمانے میں قندھار کے گورنر رہ چکے ہیں - بلکہ بادشاہ گر کی حیثیت سے نمایاں شہرت بھی حاصل کر چکے ہیں - (۳) سردار حیات اللہ خان جو امان اللہ خان کے سوتیلے بھائی ہیں۔

ـــــ لاہور - ۱۹ اکتوبر - مقدمہ سازش لاہور میں آج مسٹر متھراداس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سہارنپور نے بیان کیا - کہ میں جب سہارنپور ضلع ملزمان کو گرفتار کرنے گیا - تو شو درما ایک صندوق سے کوئی چیز لے آیا جس کے متعلق اس نے کہا - کہ یہ بم ہے - اور میں یہ آپ پر پھینکوں گا - میں نے اپنا پستول نکال کر سامنے کیا - اور اس سے بم رکھوا لیا -

ـــــ پشاور - ۱۸ اکتوبر - جنرل نادر خان کابل پہنچ چکے ہیں اور انہیں بادشاہ تسلیم کر لیا گیا ہے - جنرل نادر خان افغانستان کے چوتھے بادشاہ ہیں - جو کہ اس سال میں تخت پر یکے بعد دیگرے رونق افروز ہوئے سابق شاہ امان اللہ جو کہ آجکل اٹلی میں مقیم ہیں پچھلے سال بغاوت کی وجہ سے اپنے بھائی عنایت اللہ کے حق میں تخت سے دست بردار ہو گئے تھے - لیکن موخر الذکر کو بچہ سقہ نے تخت سے اتار دیا - اور خود امیر حبیب اللہ کے لقب سے بادشاہ بن بیٹھا

ـــــ جمعہ کے روز جنرل نادر خان کے حق میں مختلف مساجد میں خطبہ پڑھا جائے گا - غیر ممالک میں افغان سفارت خانوں سے جنرل نادر خان کی اطاعت قبول کرنیکا مطالبہ کیا گیا ہے -

ـــــ گذشتہ ہفتہ کلکتہ کے بازار میں دیوالہ کا بڑا دور رہا - بنک کی شرح سود ۵ سے ۶ فیصدی بڑھ گئی ہے - بازار میں روپیہ کی قلت ہے -

ـــــ نئی دہلی - ۱۸ اکتوبر - سر ڈینس برے آج پشاور سے دہلی تشریف لے آئے ۔

ـــــ نئی دہلی - ۱۸ اکتوبر - فارن اینڈ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے جوائنٹ سکرٹری مسٹر بی - جی گلانسی ایجنسی کونسل جے پور کے پریذیڈنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

ـــــ آسنسول - ۱۷ اکتوبر - فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں گذشتہ چند دن سے پولیس چھاپہ مارنے میں مصروف ہے - اب تک کل ۱۰۲ مسلمان جن میں ۴۶ کابلی ہیں گرفتار کئے گئے ہیں - گو کہیں کہیں حملہ ہو جاتا ہے - لیکن عموماً حالات پر قابو پا لیا گیا ہے -

ـــــ بمبئی - ۱۷ اکتوبر - فری پریس آف انڈیا لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائرکٹر اور مینجنگ ایڈیٹر مسٹر ایس سدانند نے اعلان کیا ہے - کہ ۱۴ ستمبر کو ڈائرکٹروں کی میٹنگ میں قرار پایا تھا - کہ فری پریس کو میرے سپرد کر دیا جائے - اور مجھے پوری آزادی دینے کے لئے موجودہ ڈائرکٹران مستعفی ہو جائیں - میں نے فری پریس کو ایک آزاد قومی خبر رساں ایجنسی کے طور پر قائم کرنے اور اس کی سرگرمیوں کو خاطر خواہ جاری رکھنے کا اقرار کیا ہے - میں کمپنی کے تمام قرضہ کا بھی ذمہ دار ہوں - مسٹر پرشوتم داس ٹھاکر داس - مسٹر جہانگیر سیٹھ گھنشام داس بڑلا اور مسٹر یالجذر [illegible] ڈائرکٹر شپ سے مستعفی ہو گئے ہیں - اور ایک ڈائرکٹر [illegible] آج کل غیر ممالک گئے ہوئے ہیں -

ممالک غیر کی خبریں

ـــــ پیرس - ۱۸ اکتوبر - کلمب بیصار (مراقش) کا ایک پیغام مظہر ہے - کہ ایک سو پچاس ملکی لوگوں کے ایک دستے نے ۱۴ اکتوبر کو مریجہ کے جنوب میں فرانسیسی غیر ملکی سپاہ کے ایک دستہ کو نرغے میں لے لیا - پچاس فرانسیسی سپاہی ہلاک اور اٹھارہ مجروح ہو گئے - صرف سات صاف بچ کر نکل گئے -

ـــــ لندن - ۱۸ اکتوبر - اب ایک حد تک یہ امید ہو گئی ہے - کہ انڈین سنٹرل کمیٹی کے سکرٹری نے جو رپورٹ تیار کی ہے - اس پر تمام ارکان کے دستخط ہو جائیں گے ۔

ـــــ یروشلم - ۱۷ اکتوبر - اعراب فلسطین کی ایک یوم کی ہڑتال نہایت پر امن طریقے سے گذر گئی - عربوں نے یہ ہڑتال ہنگامہ فلسطین کے دوران میں افسروں کی طرف سے یہودیوں کی ناجائز طرفداری کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے کی ہے ۔

ـــــ شنگھائی - ۱۸ اکتوبر - ووہو میں جو نانکن سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - چینی فوجوں میں بغاوت ہو گئی - اور لوٹ مار کا بازار گرم ہو گیا - نیشنل گورنمنٹ کا بیان ہے - کہ اب صورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے -

ـــــ موکڈن - ۱۸ اکتوبر - سائبیریا بیجر شبین ہنگ لیہ نے اطلاع دی ہے - کہ دہاسوسیا "سرخ" فوجوں کا ایک جہاز ڈوب گیا - اور سرخ فوج کے بیڑے کا کمانڈر جیسٹو شکاف - چار افسر اور دیگر اشخاص ہلاک ہوئے -

ـــــ لندن - ۱۸ اکتوبر - آج مسٹر لائڈ جارج نے ایک تقریر کے دوران میں کہا - "لبرل پارٹی کے ارکان حزب العمال کو مسند حکومت سے اتارنے کے لئے کسی قبل از وقت کوشش میں اس وقت تک کوئی حصہ نہیں لیں گے - جب تک انہیں یہ ظاہر کرنے کا معقول موقع نہ مل جائے - کہ وہ کیا کر سکتے ہیں - اور کیا نہیں کر سکتے۔

ـــــ واشنگٹن - ۱۸ اکتوبر - پریذیڈنٹ ہوور نے فیصلہ کیا ہے - کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی طرف سے لندن کی بحری کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے جو وفد جائے اس کے [illegible] ہوں۔

ـــــ لندن - ۱۷ اکتوبر - معلوم ہوا ہے - کہ سر [illegible] سر محمد حبیب اللہ کی جگہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں وزیر تعلیم مقرر کئے جائیں گے ۔

ـــــ نیویارک - ۱۸ اکتوبر - کل نیویارک [illegible] تجارت کرنیوالوں پر جو [illegible] [illegible]

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر [illegible] شائع کیا